صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 20 ستمبر 2021ء بمطابق 13 صفر المظفر 1443 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ O عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ O فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 12627، شگفتہ ملک صاحبہ، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 12700، میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، وہ اتنی کتابوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہیں آج۔

* 12700 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاپولیس کو پولیو کی مد میں ڈیوٹی کے دوران پولیو سپیشل الاؤنس ملتاہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مکمل تفصیل بمعہ بیلٹ نمبر کہ کتنا الاؤنس دیا گیا ہے اور کتنا فنڈ آیا تھا پولیو کے دوران ڈیوٹی کرنے والے پولیس اہلکاروں کے لئے، پچھلے پانچ سالوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): بحوالہ مذکورہ سوال ضلع وائز تفصیل بابت پولیو مہم ذیل ہے۔

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پولیس اہلکاروں نے پولیو کی مختلف اوقات میں مختلف ضلعوں میں ڈیوٹی کی ہے اوران کو پولیو ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد سپیشل الاؤنس نہیں بلکہ دنوں اور عہدوں کے حساب سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔

(ب) پولیس اہلکاروں کو اس اضافی ڈیوٹی کے لئے دی گئی رقم اور ڈیوٹی دینے والے پولیس ملازمین کے نام اور دی جانے والی رقم کی پانچ سالہ ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

(01) سی سی پی او پشاور چٹھی نمبر 8314/GC مورخہ 23-04-2021

(02) ڈی پی او مردان چٹھی نمبر 1012/A مورخہ 10-04-2021

(03) ڈی پی او چارسدہ چٹھی نمبر 636/Acctt مورخہ 12-04-2021

(04) ڈی پی او نوشہرہ چٹھی نمبر 4133/A مورخہ 21-04-2021

(05) ڈی پی او صوابی چٹھی نمبر 270/A مورخہ 10-04-2021

(06) ڈی پی او مہمند چٹھی نمبر 270/A مورخہ 10-04-2021

(07) ڈی پی او ایبٹ آباد چٹھی نمبر 4284/PO مورخہ 25-06-2021

(08) ڈی پی او ہری پور چٹھی نمبر 5023 مورخہ 17-08-2021

(09) ڈی پی او مانسہرہ چٹھی نمبر 6830/PO چھٹی نمبر 16-04-2021

(10)ڈی پی او تور غر چٹھی نمبر 4908/PO مورخہ 21-04-2021

(11)ڈی پی او کولائی پالس کوہستان چٹھی نمبر 805/PO مورخہ 16-04-2021

(12)ڈی پی او بٹگرام چٹھی نمبر 4412 مورخہ 13-07-2021

(13)ڈی پی او اپر کوہستان چٹھی نمبر 658/PO مورخہ 12-04-2021

(14)ڈی پی او لوئر کوہستان چٹھی نمبر 107/PO مورخہ 20-04-2021

(15)ڈی پی او سوات چٹھی نمبر 7024/A مورخہ 13-04-2021

(16)ڈی پی او شانگلہ چٹھی نمبر 4365/A مورخہ 12-04-2021

(17)ڈی پی او بونیر چٹھی نمبر 1691/A مورخہ 13-04-2021

(18)ڈی پی او دیر لوئر چٹھی نمبر 6759/A مورخہ 23-04-2021

(19)ڈی پی او اپر دیر چٹھی نمبر 2647/A مورخہ 22-04-2021

(20)ڈی پی او چترال چٹھی نمبر 3324/A مورخہ 11-04-2021

(21)ڈی پی او باجوڑ چٹھی نمبر 2465/BP مورخہ 04-06-2021

(22)ڈی پی او بنوں چٹھی نمبر 3306/PO مورخہ 14-04-2021

(23)ڈی پی او شمالی وزیرستان چٹھی نمبر 1345/PA/F-24 مورخہ 05-07-2021

(24)ڈی پی او لکی مروت چٹھی نمبر 102/PO مورخہ 13-04-2021

(25)ڈی پی او کوہاٹ چٹھی نمبر 2647/A مورخہ 22-04-2021

(26)ڈی پی او ہنگو چٹھی نمبر 5781/PO مورخہ 18-06-2021

(27)ڈی پی او کرک چٹھی نمبر 3442/PA مورخہ 05-05-2021

(28)ڈی پی او اورکزئی چٹھی نمبر :1490/Polio Ork مورخہ 30-06-2021

(29)ڈی پی او کرم چٹھی نمبر 1948 مورخہ 24-06-2021

(30)ڈی پی او ڈیرہ اسماعیل خان چٹھی نمبر 155/PO مورخہ 09-04-2021

(31)ڈی پی او ٹانک چٹھی نمبر 1399/PO مورخہ 20-04-2021

(32)ڈی پی او جنوبی وزیرستان چٹھی نمبر 1958/PO مورخہ 06-05-2021

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے یہاں پہ پولیو کے بارے میں یہ کوسچن کیا ہے، پولیو مد میں ڈیوٹی، پولیو میں جو سپاہی ہیں تو ان کو کھانے پینے اور ان کو ڈیلی الاؤنس ملتا ہے یا نہیں ملتا ہے؟ اور پھر میں نے یہ بھی پوچھا کہ پچھلے پانچ سال کی کارکردگی کی تفصیل دی جائے؟ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل بھی بنوں میں ایک، کوہاٹ اور بنوں میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is there anyone from Police department or Home department? Yes. چلیں جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو اس میں میں نے یہ پوچھا ہے کہ آیا ان کو ملتا ہے؟ تو بجائے اس کے یہ Summerise کر کے مطلب میرے سوال کا جواب دیتے تو انہوں نے یہ مجھے (کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ تمام چیز بھیج دی تاکہ اس میں میں Confuse بھی ہو جاؤں اور پڑھنے میں مجھے اس میں کم از کم دو ڈھائی سال تو لگیں گے اور روزانہ ایک Page بھی پڑھا جائے بلکہ زیادہ لگیں گے، میں اس پہ صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کل اور پرسوں بھی دو پولیس کے سپاہی شہادت پا گئے ہیں پولیو کی مہم میں، تو شہداء پیکج تو ان کو ملتا ہے لیکن کھانے پینے کا اور جو اس کی مد میں جو الاؤنسز ان کو ملتے ہیں وہ سارے Upper جو لوگ ہیں، جو پولیس والے ہیں وہ سارے کھا پی جاتے ہیں اور یہ پولیو مہم میں جو پولیس کو پیسے ملتے ہیں، اس میں دس ارب روپے کا گھپلا ہے، ان تمام کاغذات میں دس ارب روپے کا گھپلا ہے اور میں اس میں یہ Melinda and gates جو ہے یہ ایک خیراتی ادارہ ہے جو کہ یونیسف کے Through ہماری پولیو مہم کے لئے یہ فنڈ Provide کرتا ہے اور اس کے لئے جب پچھلے آئی جی صاحب تھے اور میں اس میں بڑا شکریہ ادا کروں گی عرفان صاحب کا جو کہ پہلے "مشرق" میں کام کرتے تھے، ابھی وہ "آئین" میں کام کرتے ہیں، بڑی اچھی رپورٹنگ کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے بہت سے ساتھی، شاہد حمید جیسے لوگ ہیں، دوسرے میرے تمام یہاں پہ سینیئر ترین صحافی بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ جب اپنی صحافت کرتے ہیں تو "القلم" جو کہ قرآن کی آیت ہے، اس کو بیچتے نہیں ہیں، میں ان کو اس پہ داد دیتی ہوں، انہوں نے بھی ایک Story break کی تھی تو پچھلے جو آئی جی صاحب ہیں ثناء اللہ عباسی صاحب، جب ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں جی، بالکل اس میں اربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے اور میں اب خود بھی اس کی تحقیقات کر رہا ہوں، میرا آپ سے ایک ہی مطالبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں یہ نیب میں بھی گیا ہے، اس میں بہت ساری چیزیں نیب بھی گئی ہیں اور اینٹی کرپشن کو بھی گئی ہوئی ہیں جناب سپیکر، میرا اور کوئی مطالبہ نہیں ہے، میرا مطالبہ یہ ہے کہ یہ خیراتی ادارے جو ہیں جو کہ ہمیں پولیو فری پاکستان کیلئے جو پیسے

دیتے ہیں اور وہ پھر ہمارے کچھ بھیڑیں جو ہیں کیونکہ پولیس ہماری فرنٹ لائن پہ لڑتی رہی ہے، ان کو نہ کھانے کے لئے ملتا ہے، ان کو نہ پینے کے لئے ملتا ہے، نہ ہی الاؤنسز ملتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں چاہوں گی کہ سوال نمبر 12700 محکمہ داخلہ کی سپیشل کمیٹی قاعدہ 194 کے تحت تشکیل دی جائے تاکہ اس پر تفصیلی غور و خوض ہو سکے اور اس میں حکومتی اور اپوزیشن ممبران کو شامل کیا جائے اور ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کی جائے کیونکہ یہ چیز جو ہے، یہ ہم دو سالوں میں بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں اور اس میں میں سمجھتی ہوں کہ جتنا گھپلا ہو چکا ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ اگر آپ سچے دل سے کرپشن کو روکنا چاہتے ہیں اور عمران نیازی صاحب جو ہمارے پرائم منسٹر ہیں، ان کے بقول کرپشن فری پاکستان بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں خود اپنا احاطہ کرنا پڑے گا، ہماری جو مثالی پولیس ہے، ان میں سے ان کالی بھیڑوں کو نکالنا پڑے گا اور ان کے خلاف ہمیں یہ بات کرنا پڑے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Who will respond this?

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر، میڈم نے ہمیشہ سوال جب بھی کیا ہے تو حکومت کی تصحیح کے لئے کیا ہو گا اور اس دفعہ ان کا یہ سوال جو ہو گا حکومت کی تصحیح کے لئے ہے۔ سر، ہمیں کوئی Objection نہیں ہے، جس طرح میڈم نے کہا ہے، کرپشن ہوئی ہے اس میں، تو ہماری پارٹی کا پہلا منشور ہی یہ ہے کہ ہم کرپشن فری پاکستان چاہتے ہیں اور اس کے لئے اگر میڈم کی تسلی اس پہ ہوتی ہے کہ اس کیس کو اسمبلی کی کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تو گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں بالکل بھی کمیٹی کو جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں شکریہ ادا کرتی ہوں لاء منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے یہ بات کم از کم مانی تو سہی، تو میں ان کا ہمیشہ سے احترام کرتی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ اس پہ جو میں نے 194 کے تحت میں نے کہا کہ محکمہ داخلہ کی سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے بھی ممبران ہوں اور وہ ایک ماہ کے اندر، کیونکہ ابھی تک ہماری اسمبلی کی جو Home کی کمیٹی ہے اس کا ایک اجلاس بھی نہیں ہوا، اسی لئے ہم کمیٹیوں کو، میں نے کبھی کمیٹی کو ریفر کرنے کی درخواست نہ تو ڈپٹی سپیکر صاحب سے اور نہ ہی سپیکر صاحب سے کی ہے، تو میں سمجھتی ہوں

کہ اگر واقعی ہم کرپشن کی کھوج لگانا چاہتے ہیں تو اس پہ یہ جو 194 کے تحت جو کمیٹی ہے، اس کو تشکیل دیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ جو ہماری Sister نے جو کوسچن لایا ہے اور جو Reply جو ہم دیکھ رہے ہیں، It is a very important issue اور اس میں بہت رقم اور پیسوں کرپشن کی ہے، تو میں ریکویسٹ کروں گا اور میں اس کو Endorse کرتا ہوں کہ Rule 194 کے تحت سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور اس میں مطلب ہے جو بھی آپ کو مناسب ہوں وہ ممبران لے لیں اور اس کا ایک ٹائم فریم دے دیں Within one month, within sixty days اگر ان کو رپورٹ، ہم اس کے سامنے رپورٹ پیش کریں گے تو میں اس کو Endorse کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریہ سپیکر صاحب، ہماری آنریبل ممبر نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کا جو سوال ہے 12700 نمبر، اس کے حوالے سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو سپیشل کمیٹی قاعدہ 194 کے تحت جو Facts Finding Committee ہے، اس کی تشکیل کی جائے اور اس میں جو ان کا مطالبہ ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں کہ اس میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کے Equal Members ڈالے جائیں اور اس کو ریفر کیا جائے تاکہ اس میں Facts finding کا معلوم کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، لاء منسٹر صاحب کہ Rule 194 کے تحت ایک سپیشل کمیٹی بنا دیتے ہیں کیونکہ یہ اتنا بڑا مواد ہے، اس کو سٹڈی کرنا اور اس کے اوپر تو۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، کمیٹیاں ہیں، ان میں اپوزیشن کے ممبر بھی ہیں اور گورنمنٹ کے ممبر بھی ہیں تو میری ریکویسٹ ہے میڈم سے کہ جو اسمبلی کی کمیٹی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی ہوم کے اوپر اس کو یہ ریفر کر دیتے ہیں اور Date آپ دے دیں سر، کمیٹی کے چیئرمین ان کو کہہ دیں کہ دس دن کے اندر اندر اس کمیٹی کا اجلاس بلا لیں سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہتی ہے کہ دس بلین کی کرپشن ہے، Fifteen billion کی۔

وزیر قانون: سر، جتنی کی بھی کرپشن کی بات ہو سر، میرا مطلب ہے جتنی بھی کرپشن کی بات ہو رہی ہے، کمیٹیاں بنی اس لئے ہیں سر، کہ یہ مسئلے جو ہیں یہ ادھر چلے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، یہ ٹھیک ہے کمیٹیاں ہیں لیکن یہ بھی ہے: _ 194 says
"Special Committee,- The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and function as may be specified in the motion." تو مطلب ہے کہ چونکہ یہ کوسچن ہے، یہ جو سوال ہے یہ اوروں سے مختلف ہے، Important بھی ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی ہاؤس سے بھی اور سپیکر صاحب سے اور لاء منسٹر صاحب سے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر آپ سپیشل کمیٹی بھی بنادیں تو کوئی حرج نہیں، اس میں آپکی رولنگ جماعت سے بھی ہوں گے اور یہاں سے بھی ہوں گے، جس کی کمپوزیشن اگر پانچ کو رکھتے ہیں، چھ کو رکھتے ہیں، دس کو رکھتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ Provision سے ہم کہہ رہے ہیں، ایسے باہر سے بات نہیں کر رہے ہیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر صاحب، جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم کرپشن فری پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں، بلکہ کہتے ہیں کہ ہم جلدی اس کو کرلیں، تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے جس طرح آپ نے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے ریفر کرنے کے لئے ریکویسٹ کی تو اس میں میرے خیال میں آپ اپنا دل بڑا کریں، اگر واقعی اس میں اتنی کرپشن ہوئی ہے تو یقیناً یہ جو خوشدل خان نے جو Rule پیش کیا ہے، اس کے تحت 194 کے تحت اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنادی جائے تاکہ سب کچھ آجائے۔

Mr. Speaker: Final words, Law Minister Sahib.

وزیر قانون: سر، Final words یہ ہیں کہ ہم ہر کمیٹی پہ اعتبار کرتے ہیں، اگر ان کا اعتبار سپیشل کمیٹی پہ ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Right. For Question No. 12700, is it the desire of the House that under rule 194, a Special Committee may be constituted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Special Committee, under rule 194 has been constituted for the issue.

نگہت بی بی! یہ ریکارڈ کی ایک ہی کاپی ہے، یہ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے کر دیں تاکہ اس کمیٹی کے سامنے اس کو پیش کیا جا سکے۔ ابھی چھوڑ دیں، کوئی اٹھالے گا، ہمارا اسٹاف اٹھالے گا۔ کوئسچن نمبر 12755، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، کوئسچن نمبر 12755، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 12755 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کے انچارج سے استعفیٰ لیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ استعفیٰ کیوں لیا گیا اور اب اس کا انچارج کون ہے اور یہ کس ادارے کو جوابدہ ہو گا، نیز آیا KICH ایم ٹی آئی کا ماتحت ادارہ ہے، اگر یہ ایم ٹی آئی کے تحت کام کر رہا ہے تو اسے کس قانون کے تحت ایم ٹی آئی کے ماتحت لایا گیا ہے؟

(جواب ندارد)

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، اس کا تو جواب بھی نہیں ہے اور آگے سے چیئر بھی خالی ہیں، میں تو اس کو Withdraw کرتی ہوں لیکن اگر مجھے ایک دو منٹ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے جو ریزلٹس ہیں، ان پہ اگر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وہ الگ بات ہے، کوئسچنز آور کے بعد۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: صرف ایک دو منٹ۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد دے دوں گا، ابھی کوئسچن تو۔۔۔۔۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: کوئسچن کا تو Answer ہی نہیں آیا، اس کو میں Withdraw کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو Defer کر دوں اگلے اجلاس کے لئے؟ Withdraw کر رہی ہیں آپ؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی جی۔

Mr. Speaker: Question No. 12755, withdrawn. Humaira Khatoon Sahiba, Question No. 12787.

* 12787 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ داخلہ کے پاس موجود گاڑیوں کی کل تعداد اور ان گاڑیوں کے ماڈل کیا ہیں؛

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ داخلہ میں کام کرنے والے جن افسران و دیگر اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، ان افسران کے نام، عہدہ بمعہ سکیل اور انہیں الاٹ شدہ گاڑیوں کے ماڈل سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے، محکمہ ہذا میں تعینات جن افسران کے پاس ایک سے زیادہ گاڑیاں زیر استعمال ہیں، ان افسران کے نام، عہدہ، سکیل اور ان کی زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبر بمعہ ماڈل کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) بحوالہ مذکورہ سوال معروض ہوں کہ محکمہ داخلہ کی زیر استعمال گاڑیوں کی کل تعداد اٹھارہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل جدول میں درج ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ داخلہ میں کام کرنے والے جن افسران و دیگر اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، ان افسران کے نام بمعہ سکیل اور انہیں الاٹ شدہ گاڑیوں کے ماڈل سمیت مکمل تفصیل درج ذیل ہے۔ محکمہ داخلہ میں ایک سے زیادہ سرکاری گاڑی کسی بھی افسر کے زیر استعمال نہیں ہیں۔

سیریل نمبر	نام	عہدہ بمعہ سکیل	الاٹ شدہ گاڑیوں کی تفصیل وماڈل
1	جناب اکرام اللہ خان	سیکرٹری ہوم (بی ایس۔20)	AB-2255 Toyota Fortuner 2018
2	جناب اکبر علی خان	سپیشل سیکرٹری (بی ایس۔20)	AB-2085 Toyota Corolla GLI-2018
3	جناب امجد معراج	ایڈیشنل سیکرٹری جوڈیشل (بی ایس۔20)	AB-4077 Toyota Corolla 2014
4	جناب کلیم اللہ خان	ایڈیشنل سیکرٹری پی اینڈ آر (بی ایس۔19)	AB1915 Toyota Corolla 2018
5	جناب محمد امین	ایڈیشنل سیکرٹری سیکورٹی (بی ایس۔18)	AB-2083 Toyota Corolla 2018
6	جناب محمد عثمان	ایڈیشنل سیکرٹری ڈیویلپمنٹ (بی ایس۔18)	AB-1916 Toyota Corolla 2018
7	جناب کاشف قیوم	ڈپٹی سیکرٹری ڈیویلپمنٹ (بی ایس۔18)	AA-2954 Suzuki Cultus 2013
8	رضوان اللہ خان	ڈپٹی سیکرٹری پی اینڈ آر	AA-3231 Suzuki Cultus

2013	(بی ایس۔18)		
AA-1938 Toyota Corolla 2017	ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن (بی ایس۔18)	جناب کامران خان	9
AA-3233 Suzuki Cultus 2013	ڈپٹی سیکرٹری پولیس (بی ایس۔18)	جناب جہانگیر وزیر	10
AB-1918 Toyota Corolla 2018	ڈپٹی سیکرٹری جوڈیشل (بی ایس۔18)	جناب عمر نواز خان	11
AB-1589 Suzuki Cultus 2017	ڈپٹی سیکرٹری سیکیورٹی (بی ایس۔18)	بصیر علی رحمان	12
A-1130 Toyota Corolla 1994	ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ٹی (بی ایس۔18)	جناب محمد بشیر	13
A-1212 Toyota Corolla 1993		پول	14
A-1004 Toyota Corolla 1994		پول	15
A-1041 Toyota Corolla 1994		پول	16
A-3036 Toyota Corolla 1994		پول	17

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں نے گاڑیوں کے متعلق جو سوال کیا ہے اور مجھے جو جواب دیا گیا ہے، جواب سے تو مجھے تسلی اس لئے نہیں ہو رہی کہ یہ دو تین محکموں کی جو گاڑیوں کی تعداد بتائی گئی ہے، ایک تو یہ تعداد درست نہیں ہے، دوسرا یہ کہ ایک ایک آفیسر کے پاس دو دو تین تین گاڑیاں ہیں، ایک اس کے ذاتی استعمال کے لئے، ایک اس کے گھر کے استعمال کے لئے، بچوں کے Pick & Drop کے لئے لیکن یہاں پہ جو اعداد و شمار بتائے گئے ہیں، وہ بالکل درست نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: سر، جواب تو کافی تفصیلاً دیا گیا ہے اور جو میڈم نے ریکویسٹ کی تھی کہ جن افسران کے پاس کتنی کتنی گاڑیاں ہیں؟ وہ سارا کچھ دیا گیا ہے، افسران کے نام بھی دیئے گئے ہیں، تو کوئی میرے خیال میں اس طرح کی بات نہیں ہے جی۔ میری میڈم سے ریکویسٹ ہو گی کہ اگر وہ۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ On the Floor اگر منسٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جو جواب مجھے آج سکرین پہ دیا گیا ہے گاڑیوں کے حوالے، یہ درست ہے تو کم از کم میڈیا بیٹھا ہوا ہے، وہ لوگ یہ بات نوٹ کر لیں، میں نے اور کچھ نہیں کہنا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس میں جو جواب ہے نا، ٹوٹل وہ اٹھارہ گاڑیاں Claim کر رہے ہیں کہ ہماری یہ ہیں، جن میں Thirteen different officers کے نام ہیں، ان کو الاٹ کی گئی ہیں اور پانچ پول میں ہیں، تو میرے خیال میں یہ جواب تو آ گیا ہے۔

وزیر قانون: بالکل سر۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، دیکھیں جناب سپیکر صاحب، اسی پہ تو مجھے اعتراض ہے کہ پندرہ آفیسرز کو کیسے ایک محکمے کے اندر، صرف پندرہ آفیسرز اور صرف پانچ اور چھ، یہ تو ممکن ہی نہیں ہے، ہم سب کو پتہ ہے، اس پورے ایوان کو پتہ ہے کہ یہاں پہ گاڑیوں کی جو بھرمار ہے سرکاری گاڑیوں کی، اور ان کا جو استعمال ہو رہا ہے، ان کے جو Fuel لگ رہے ہیں، جو ہمارے آفیسرز۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم، آپ نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں صرف کوئسچن Put کیا ہوا ہے اور اس میں انہوں نے (الف) میں جواب دے دیا کہ محکمہ داخلہ کی زیر استعمال گاڑیوں کی کل تعداد Eighteen ہے، اور اٹھارہ کی تفصیل یہ ہے، اب ان کی گاڑیوں کے نمبر بھی ہیں، اگر آپ کے پاس کوئی گاڑیوں کے نمبرز ہیں تو آپ لے آئیں فلور پہ، ہم ان کو بلائیں گے، پھر جو بھی کام ہوا کریں گے لیکن انہوں نے تو اپنا جواب دے دیا۔

محترمہ حمیرا خاتون: مجھے اس سے کوئی وہ نہیں، میں تو یہی کہہ رہی ہوں کہ منسٹر صاحب فلور پہ تسلیم کر لیں کہ یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ درست ہے، تو مجھے پھر اس پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے، وہ تو انہوں نے تسلیم کر لیا۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، میرا خیال نہیں ہے کہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ صحیح جواب ہے۔

جناب سپیکر: جواب درست ہے۔ کوئسچن نمبر 12809 صلاح الدین صاحب پلیز۔

* 12809 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Health state that:

(a) Is it true that on complaints, two audits have been conducted against M.S Mattani;
(b) Is it true that NAB had been summoned the said M.S Mattani;
(c) Is it also true that I had, on public complaints, informed the honorable Minister, Secretary & Special Secretary (Health) and had asked for his removal from time to time;
(d) If the answer is in affirmative then what action has been taken against him?

(Reply not received)

Mr. Speaker: Answer as taken as read, supplementary, please.
Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I would have taken, I would read, if there had been an answer to it.

مجھے اگر جواب ملا ہوتا تو میں Consider کر سکتا تھا کہ میں نے یہ Read کیا ہے۔ سر، اس کا جواب ہی نہیں ہے، سر، Concerned Minister کے پاس میرا خیال ہے دو منسٹریز ہیں، اللہ کرے ان کو چار پانچ اور بھی دے دیں، اگر کوئی اور Competent بندہ نہیں ہے (تالیاں) تو باقی بھی انہیں دے دیں۔

جناب سپیکر: ڈیفر کر دیں، اگلے دن کے لئے ڈیفر کر دیں۔

Mr. Salahuddin: That may be sent to the concerned Committee please.

جواب نہیں ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، یہ کوسچن ہے 12809، ہیلتھ کا ہے اور اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

وزیر قانون: بڑی Embracement ہے گورنمنٹ کے لئے، To be very honest, ji.

جناب سپیکر: یہ ڈیپارٹمنٹ کر کیا رہا ہے اس اسمبلی کے ساتھ ؟

وزیر قانون: بس سر Very embarrassing situation ہے اور No objection, Sir اگر کمیٹی جاتا ہے تو No objection.

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، Second Displeasure Note بھیج دیں چیف سیکرٹری صاحب کو، بھیج دیں چیف سیکرٹری صاحب کو Regarding the Secretary Health

Is this the desire of the House that Question No. 12809 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 12809 is referred to the concerned Committee. Question No. 12841, Khushdil Khan Sahib.

* 12841 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور کی مختلف یونین کونسلوں میں بی ایچ یوز موجود ہیں جن کو محکمہ کی طرف سے مریضوں کے لئے مختلف ادویات فراہم کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور میں بند اور چالو بی ایچ یوز کی تعداد الگ الگ بتائی جائے، سال 2013 سے تاحال PK-70 اور PK-71 کے جن بی ایچ یوز کو جو ادویات دی گئیں، ان کی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن لوگوں کو ادویات فراہم کی گئیں، ان کے نام، پتہ اور تاریخ بتائی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہی معاملہ ہے اس میں، انہوں نے Reply نہیں دیا ہے اور آپ کی رولنگ موجود ہے تو اس کو بھی ریفر کر دیں، تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the Question No. 12841 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 12841 is referred to the concerned Committee. Question No. 13127, Sirajuddin Sahib.

* 13127 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ڈینٹل سرجن کی آسامیاں بڑی تعداد میں خالی ہیں ؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت صوبہ بھر میں ڈینٹل سرجن کی خالی آسامیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے، نیز حکومت ان آسامیوں پر تقرریاں کب تک عمل میں لائے گی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب سراج الدین: سر، وہی مسئلہ ہے، نہ مجھے جواب دیا گیا ہے اور نہ منسٹر صاحب موجود ہے۔

جناب سپیکر: یہ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ ابھی آئے ہیں، یہ دیکھیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سیکنڈ ٹائم اس اسمبلی کے ساتھ مذاق کر رہا ہے، میری منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے، He told me کہ مجھے Friday پانچ بجے جواب ملا ہے، سوال ملے ہیں Friday پانچ بجے، اب پانچ بجے تو اسمبلی نہیں کھلی ہوتی اور انہوں نے آج صبح پھر ڈیپارٹمنٹ نے آکر یہ Answers جمع کروائے ہیں جو ہم نے Receive نہیں کئے، یہ Two days before ضروری ہوتا ہے تاکہ Upload ہوں اور آنریبل ممبرز تک وہ پہنچ سکیں۔ اب ہم کیا کریں، پہلے بھی ہم نے Displeasure بھیجا تھا، آج پھر Displeasure بھیج رہے ہیں اور پہلی دفعہ بھی منسٹر نے آپ کے سامنے یہاں پہ کہا تھا کہ مجھے یہاں ایوان میں آتے ہوئے مجھے یہ کوئسچنز دیئے گئے، تو What we do then?

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: میں سر، ایک عرض کرتا ہوں، آپ کی بات درست ہے، میری یہ تجویز ہوگی بلکہ میں Recommend کروں گا، یہ کہ جی اس کو ساری کمیٹیوں کے حوالے کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تو ہم کر رہے ہیں، لیکن اس ڈیپارٹمنٹ کا بھی قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے ناکہ جو اپنے منسٹر کو بھی بروقت چیز نہیں پہنچاتا ہے اور This has happened for the second time, so, please bring this in the notice of Chief Minister Sahib, he should take action against such people.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: ٹھیک ہے جناب، بالکل، جہاں تک آپ کی جو ہے، بالکل چیف منسٹر کے پاس پہنچ جائے گی، بالکل میں ابھی text کر دیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Is it the desire of the House that the Question No. 13127 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question No. 13127 is referred to the concerned Committee. Inayatullah Khan, Sahib. Question No. 13155.

* 13155 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر کھیل وثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2018-19 سے سال 2020-21 تک نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی تھیں؛

(ب)مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کی ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں، نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب)مذکورہ مالی سالوں کے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال2018-19

1	ڈی آئی خان سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر نو (پی ایس ڈی پی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ)	10.158ملین
2	سپورٹس کمپلیکس کوہاٹ کی تعمیر	30.00ملین
3	فٹ بال گراونڈ قیوم سٹیڈیم پشاور کی پرانے پویلین کی تعمیر از سر نو	13.571ملین
4	سکواش کمپلیکس پشاور کی تعمیر	68.900ملین
5	ارباب نیاز سٹیڈیم از سر نو تعمیر	115.886ملین
6	نوشہرہ میں انٹرنیشنل جیمنازیم کی تعمیر	26.250ملین
7	صوابی سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر	1.005ملین
8	مردان میں سب تحصیل رستم سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر	20.00ملین
9	پورے صوبے میں تحصیل پلے گراونڈ کی تعمیر	162.064ملین
10	صوبے کے تمام گراونڈز کی تزئین و آرائش	214.009ملین

مالی سال2019-20

1	پورے صوبے میں تحصیل پلے گراونڈ کی تعمیر	69.71ملین
2	مردان میں سب تحصیل رستم سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر	51.30ملین
3	صوبے کے تمام گراونڈز کی تزئین و آرائش	32.64ملین
4	صوبے کے تمام گراونڈز کی تزئین و آرائش	64.016ملین

5	نوشہرہ میں انٹرنیشنل جیمنازیم کی تعمیر	37.500 ملین
6	سپورٹس کمپلیکس کوہاٹ کی تعمیر	87.667 ملین
7	ارباب نیاز سٹیڈیم از سر نو تعمیر	241.756 ملین
8	ڈی آئی خان، کوہاٹ، چارسدہ اور اسلامیہ کالج ہاکی ٹرف مہیا کرنا	123.00 ملین
9	ڈی آئی خان، کوہاٹ، اور بنوں میں ایتھلیٹک ٹریکس کی فراہمی	195.00 ملین
10	خیبر پختونخوا میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں خواتین انڈور کھیلوں کی سہولیات کا قیام	45.122 ملین
11	خیبر پختونخوا میں سکواش کی بحالی	50.00 ملین
12	صوبے میں کھیلوں کی ایک ہزار سہولیات کے پروگرام کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔	

مالی سال 21-2020

1	تحصیل پلے گراؤنڈ بونیر	10.00 ملین
2	تحصیل پلے گراؤنڈ دیر اپر	3.00 ملین
3	تحصیل پلے گراؤنڈ دیر لوئیر	3.00 ملین
4	تحصیل پلے گراؤنڈ سوات	14.00 ملین
5	مردان میں سب تحصیل رستم سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر	13.094 ملین
6	ڈسٹرکٹ کوہاٹ میں سپورٹس گراؤنڈز کی تزئین و آرائش	3.440 ملین
7	ڈسٹرکٹ مردان میں سپورٹس گراؤنڈز کی تزئین و آرائش	8.559 ملین
8	ڈسٹرکٹ سوات میں سپورٹس گراؤنڈز کی تزئین و آرائش	11.00 ملین
9	نوشہرہ میں انٹرنیشنل سٹینڈرڈ جیمنازیم کی تعمیر	25.00 ملین
10	سپورٹس کمپلیکس کوہاٹ کی تعمیر	75.00 ملین
11	ارباب نیاز سٹیڈیم کی از سر نو تعمیر	347.817 ملین
12	حیات آباد سپورٹس کمپلیکس میں سوئمنگ پول کی تعمیر	34.182 ملین
13	پورے صوبے میں سکواش کورٹ، بیڈمنٹن ہالز، باسکٹ بال	11.047 ملین

	کورٹ، ٹینس کورٹ، اور والی بال کورٹ کی تعمیر	
14	سوات میں ہاکی ٹرف مہیا کرنا	84.655 ملین
15	ڈی آئی خان میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں خواتین انڈور کھیلوں کی سہولیات کا قیام	11.00 ملین
16	کوہاٹ میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں خواتین انڈور کھیلوں کی سہولیات کا قیام	20.00 ملین
17	مردان میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں خواتین انڈور کھیلوں کی سہولیات کا قیام	24.00 ملین
18	پشاور میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں خواتین انڈور کھیلوں کی سہولیات کا قیام	100.362 ملین
19	ڈی آئی خان، سوات، کوہاٹ اور چارسدہ میں ٹرف مہیا کرنا	212.500 ملین
20	کوہاٹ، ڈی آئی خان، اور بنوں میں ایتھلیٹک ٹریکس کی فراہمی	104.500 ملین
21	خیبر پختونخوا میں سکواش کی بحالی	9.00 ملین
22	پشاور میں دو سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر	136.500 ملین
23	حیات آباد میں سپورٹس کمپلیکس کی اپ گریڈیشن	460.00 ملین
24	صوبے میں کھیلوں کی ایک ہزار سہولیات کے پروگرام کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔	

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سر، میں نے سپورٹس کے حوالے سے سوال پوچھا ہے، سپورٹس اینڈ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ، جس میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے 2021 کا جو ڈیویلپمنٹ پلان تھا، اے ڈی پی تھی، اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ میں دو چیزیں پوچھنا چاہتا ہوں، ایک یہ کہ جو تحصیل کے لیول پہ انہوں نے سٹیڈیم بنانے تھے، وہ انہوں نے کتنے بنا دیئے اور کتنی تحصیلوں کے اندر ابھی باقی ہیں؟ دوسرا، ان کی ایک اے ڈی پی سکیم تھی جس میں Play grounds گاؤں کی سطح پر بنا رہے تھے اور زمین گاؤں کے لوگ Contribute کر رہے تھے، اس سکیم کے تحت ابھی تک کتنے پراجیکٹس بنے ہیں اور اس کی Implementation کی کیا سٹیجز ہیں اور کیا اس کی پوزیشن ہے؟ منسٹر صاحب یہ دونوں مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: منور خان، سپلیمنٹری۔
جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب، جیسے عنایت اللہ خان صاحب نے کوئسچن Put کیا ہے، اسی طرح لکی سٹی کے لئے ایک سپورٹس سٹیڈیم کی منظوری ہوئی ہے اور اس کے لئے میرا خیال ہے پچیس کروڑ روپے کی لاگت کا منصوبہ ہے لیکن ابھی تک ہمارے اس پہ نہیں ہے کہ اس منصوبے کا کیا بنا؟ آیا کوئی زمین پہلے تو ریلوے والوں کے ساتھ ان کا (تنازعہ) چل رہا تھا، ابھی ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ وہ کہاں پہ پہنچ گیا ہے اور کس سٹیج میں ہے؟ اس کا ہمیں کوئی جواب دے دیں تاکہ وہ لکی سٹی والا جو سٹیڈیم ہے وہ کب تک بنے گا اور اس کے لئے کیا ہوا ہے؟
جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): سر، یہ جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی تھی، تفصیل تو دے دی گئی ہے، اگر آپ یہ پڑھ کر سنانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو پڑھ کر بھی سنا دوں۔ کوئی ایک دو منصوبے تو ہیں نہیں، یہ تو پورے صوبے کے منصوبے ہیں اور تقریباً ہر ضلع کے اندر سپورٹس کے گراؤنڈز بن رہے ہیں اور جو انہوں نے، عنایت بھائی نے جو بات کی اور یونین کونسل وائز بالکل اس پر بھی کام ہو رہا ہے جناب سپیکر، اور جو لکی مروت کا انہوں نے حوالہ دیا کیونکہ اس میں اس کا ذکر نہیں ہے، تو اگر یہ ٹائم دیتے ہیں تو میں ابھی بھی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے جو بندے بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان سے پوچھ کر ان کو بتا دیتا ہوں، باقی تو ساری ڈیٹیل دی ہوئی ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ کر بھی سنا دوں گا، بہت لمبی ڈیٹیل ہے سر۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ تو بہت لمبی ڈیٹیل ہے، وہ تو ہو گئی۔ جی عنایت خان صاحب۔
جناب عنایت اللہ: بس میں اس پہ مزید وہ نہیں دینا چاہتا، میں اگلے والا میں نے آپ سے جو ریکویسٹ کی تھی جو کال اٹنشن آرہا ہے، اس پہ زیادہ زور دیں گے ان شاء اللہ۔
جناب سپیکر: .Okay منور خان صاحب، آپ پھر الگ کوئسچن دیں، اس کے لئے Specific چونکہ منسٹر تو اس کا چیف منسٹر صاحب ہیں، تو یہ سپلیمنٹری کا شاید وہ جواب نہ دے پائیں اس کا، تو الگ کوئسچن دے دیں اس کے لئے۔ کوئسچن نمبر 13179، ثوبیہ شاہد صاحبہ، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 13221، جناب شکیل بشیر خان۔
* 13221 _ جناب شکیل بشیر خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو باغ بختیار یوسی، میرہ عمرزئی اور بی ایچ یو ترنگزئی میں ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ بی ایچ یوز میں ڈاکٹر اور دیگر سٹاف فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب شکیل بشیر خان: سر، وہی Same problem، میں نے یہ کوسچن تقریباً ایک سال پہلے دیا تھا اور بہت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سال بعد بھی جواب نہیں آ سکا۔

جناب شکیل بشیر خان: بہت حصہ لیتا ہوں لیکن پھر بھی نہیں آتا ہے، نہیں پہلی نہیں چوتھی بار، (تالیاں) سیکرٹری صاحب سے گلہ ہے۔

جناب سپیکر: کیا پتہ ہے ادھر ڈاکٹروں کی کمی پوری ہو چکی ہو، جو سال پہلے آپ نے نشاندہی کی تھی۔

جناب شکیل بشیر خان: (قہقہہ) پتہ نہیں، سر۔

جناب سپیکر: یہ چیک کر لیں۔

جناب شکیل بشیر خان: کمیٹی میں بھیج دیں، سر۔

جناب سپیکر: بہرکیف۔

May the Question No. 13221 be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question No. 13221 is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12627 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ملازم سے کیا مراد ہے؛

(ب) کس قانون کے تحت عوام ایک سرکاری آفیسر کے دفتر میں جانے کے لئے اجازت لیتا ہے، بغیر اجازت عوام کا سرکاری آفیسر کے دفتر میں داخلہ کیوں ممنوع ہے، نیز کوئی سرکاری آفیسر/ملازم ایسا عمل کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ملازمتوں کی توضیح آئین کے آرٹیکل 240 میں دی گئی ہے، اس طرح جمہوریہ پاکستان کے آئین آرٹیکل 260 کے تحت ملازمت پاکستان سے مراد وفاق یا کسی صوبے کے امور سے متعلق کوئی ملازمت، آسامی یا عہدہ مراد ہے اور اس میں کل پاکستان ملازمت، مسلح افواج میں ملازمت اور کوئی دوسری ملازمت شامل ہے، جسے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت ملازمت پاکستان قرار دی گئی ہو، مزید برآں سول سرونٹس ایکٹ مجریہ 1973 کے تحت سرکاری ملازم سے مراد ایک شخص جو صوبے کی سرکاری ملازمت میں رکن ہو یا صوبے کے معاملات سے منسلک سرکاری عہدہ رکھتا ہو لیکن اس میں دو افراد شامل نہیں ہیں، جو وفاق یا دوسرے صوبوں سے صوبے میں ڈیپوٹیشن پر ہو، جو کہ عارضی بنیاد پر ملازم ہو یا جو شخص مزدور ہو جیسا کہ فیکٹری ایکٹ 1934 یا ورک مین کمپنسیشن ایکٹ 1923 میں بیان کیا گیا ہے۔ (مزید تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) ایسا کوئی قانونی قدغن نہیں جس کے تحت عوام کو سرکاری دفاتر میں جانے کے لئے اجازت درکار ہو یا عوام کو روکا گیا ہو، بلکہ عوام بلا جھجک سرکاری دفاتر آتے رہتے ہیں اور حکومت نے عوام تک رسائی کو یقینی بنانے کے لئے متعلقہ سرکاری افسران کو عوامی شکایات کے فوری ازالے کے لئے کھلی کچہریاں مقرر کرنے کے لئے کہا ہے جس پر سختی سے عمل درآمد ہو رہا ہے، تاہم اگر کسی سرکاری اہلکار سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اس کے لئے مروجہ قوانین کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

13179 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہزارہ ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب)ہزارہ ڈویژن میں مختلف اضلاع میں مندرجہ ذیل کھیلوں کے میدان بنائے گئے ہیں:

ایبٹ آباد:

1۔ تحصیل پلے گراونڈ حویلیاں (مکمل)

2۔ تحصیل پلے گراونڈ ایبٹ آباد (مکمل)

3۔ہاکی ٹرف ایبٹ آباد (کام جاری ہے)

4۔کلائمنگ وال گونج گٹ بال گراونڈ ایبٹ آباد سٹی (کام جاری ہے)

5۔کرکٹ پلے گراونڈ بڑاہو تریونین کونسل نملی میرا ایبٹ آباد۔

6۔اوپن ائیر جیم کنٹونمنٹ پبلک پارک ایبٹ آباد

7۔اوپن ائیر جیم کینٹ بورڈ لیڈیز چلڈرن پارک جناح آباد ایبٹ آباد۔

8۔اوپن ائیر جیم چھانگلہ گلی گلیات ایبٹ آباد۔

9۔اوپن ائیر جیم کمپنی باغ ایبٹ آباد۔

10۔اوپن ائیر جیم جیل پارک ملک پورہ ایبٹ آباد۔

11۔اوپن ائیر جیم خانس پور چلڈرن پارک گلیات ایبٹ آباد۔

12۔اوپن ائیر جیم لیڈیز اینڈ چلڈرن پارک پی ایم اے روڈ ایبٹ آباد۔

13۔اوپن ائیر جیم پلازہ پارک نتھیا گلی ایبٹ آباد۔

14۔پلے گراونڈ باندہ سنگلیاں ایبٹ آباد۔

15۔پی ایس بی کی علیحدہ پراپرٹی پر فٹسل گراونڈ کی تعمیر ایبٹ آباد۔

ہری پور:

1۔ تحصیل پلے گراونڈ خان پور (کام جاری ہے)

2۔ تحصیل پلے گراونڈ غازی (مکمل)

3۔ تحصیل پلے گراونڈ ہری پور سرائے صالح (مکمل)

4۔یو سی بیر میں پلے گراونڈ کی تعمیر۔

5۔یو سی حطار میں پلے گراونڈ کی تعمیر۔

6۔پلے گراونڈ کی تعمیر میاں چوک خیبر ٹاون شپ کے ٹی ایس ہری پور۔

7۔ کرٹس پلے گراونڈ ہری پور۔

8۔ یو سی سنٹر میں پلے گراؤنڈ کی تعمیر جی ایچ ایس ہری پور۔

9۔ یو سی نارتھ میں پلے گراونڈ کی تعمیر۔

10۔ پلے گراونڈ سرائے صالح ہری پور۔

مانسہرہ:

1۔ تحصیل پلے گراونڈ اوگی	(مکمل)
2۔ تحصیل پلے گراونڈ بالاکوٹ	(ابھی منظور ہوا ہے)
3۔ تحصیل پلے گراونڈ بفہ	(ابھی منظور ہوا ہے)

4۔ ملٹی پرپز ہال ایم ڈی اے گراونڈ ٹاؤن شپ مانسہرہ۔

5۔ ٹیبل ٹینس اینڈ جیم ہال سرکٹ ہاؤس کی تعمیر مانسہرہ۔

6۔ والی بال کورٹ بی ہالی کی تعمیر مانسہرہ۔

بٹگرام:

1 تحصیل پلے گراونڈ آر آئی بٹگرام	(مکمل)
2۔ تحصیل پلے گراونڈ بٹگرام	(زمین کا مسئلہ عدالت میں ہے)

کوہستان:

تحصیل پلے گراونڈ پٹن کوہستان	(مکمل)

تورغر:

1۔ تحصیل پلے گراونڈ حسن زئی	(مکمل)
2۔ تحصیل پلے گراونڈ جدباء	(کام جاری ہے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب، آج کے لئے، جناب انور زیب خان صاحب، آج کے لئے، مولانا ہدایت الرحمان صاحب، آج کے لئے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، آج کے لئے، محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، آج کے لئے، جناب محمود احمد خان بٹنی صاحب، آج کے لئے، محترمہ ثوبیہ خان صاحبہ، آج

کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب، آج کے لئے، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، آج کے لئے، میاں شرافت علی صاحب، آج کے لئے، جناب بابر سلیم خان صاحب، آج کے لئے، مفتی عبیدالرحمان صاحب، آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Item No. 5. 'Privilege Motions': Mr. Munawar Khan Sahib, MPA, to please move his Privilege motion No. 161, in the House. Munawar Khan, Sahib.

مسئلہ استحقاق

جناب منور خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، جب کوئی بندہ یا ایم پی اے تحریک استحقاق پیش کرتا ہے، چونکہ سر، یہ بڑی مجبوری ہوتی ہے ورنہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ادھر ہی یہ مسئلہ حل کریں لیکن آج میں ایڈوائزر، جو منسٹر ہے سی اینڈ ڈبلیو کا، ابھی تو بیٹھا تھا، پتہ نہیں کہ ہے کہ نہیں؟ جناب سپیکر، منسٹر صاحب کو اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آگیا منسٹر صاحب۔

جناب منور خان: آگیا، تو بڑی مجبوری سے یہ استحقاق میں لایا ہوں لیکن جو منسٹر صاحب سے ابھی میری ملاقات ہو گئی ہے اور سی اینڈ ڈبلیو کا جو ایڈوائزر ہے، میں اس کی شرافت سے، لیکن یہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پڑھیں نا، تحریک پڑھیں۔

جناب منور خان: نہیں سر، سر، اس کو میں Withdraw کرنا چاہتا ہوں، میری منسٹر سے بات ہو گئی ہے، منسٹر صاحب کی شرافت سے میں اس تحریک استحقاق کو واپس لینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب منور خان: لیکن سر، ایک چیز میں جناب منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے کا جو حلقہ ہے، جو علاقہ ہے، اگر اس میں اس کی نہیں سنی جاتی اور جناب سپیکر، وہاں پہ Beautification پہ کام ہو رہا ہے اور وہ وہاں پہ ہم نے Streets دی ہوئی تھیں کہ لکی سٹی میں یہی Streets ہیں ان کو بنایا جائے، اس کے ٹینڈر بھی ہو گئے لیکن اب وہ Streets کسی دوسرے Non-elected بندے کے ذریعے

سے وہ Streets بنائی جارہی ہیں، تو میں ایڈوائزر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ کیا اس کے حلقے کا جو ایم پی اے ہے، اس کا کوئی یہ Right نہیں ہے کہ کم از کم جو Streets beautification میں ہم نے دی تھیں، اس سائیڈ پہ کام کریں یا کوئی Non-elected بندہ وہ اس علاقے میں پھر تا رہا ہے کہ یہ میں کر رہا ہوں، ایم پی اے کا ان کے ساتھ کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریاض خان صاحب۔

<u>جناب منور خان:</u> میں آپ کے کہنے پہ میں اپنی جو پریویلج موشن ہے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر Respond کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے Withdraw کر لی ہے، بس بات ہو گئی ہے آپ کی ان کے ساتھ، آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب منور خان:</u> میں ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں Beautification والی بات، اور یہ استحقاق میں منسٹر کے کہنے پہ Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ریاض خان صاحب۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں جو ہمارے معزز رکن اسمبلی ہے منور خان صاحب، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسری بات یہی ہے سر، کہ یہاں پر جتنے بھی ہمارے ممبران اسمبلی ہیں سارے، یہاں پر ایک مینڈیٹ لے کر آئے ہیں، تو جس جس علاقے میں جس کے حلقے میں ظاہری بات ہے جو بھی کام ہو رہا ہے، ان کی Recommendation سے ہو گا ان شاء اللہ، میں نے پہلے بھی ان کو یہی کہا ہے، یہ Surety ان کو دے رہا ہوں اس بات پہ کہ جو بھی وہاں پہ Development work ان کے حلقے میں ہو گا، ان کی مشاورت سے، ان کی Recommendation سے اور ان سے بیٹھ کر ہو گا، کسی بھی جگہ پہ اگر اس طرح کا کچھ ہوا تو میں نے کہا ہے کہ دفتر میں مجھے صرف بتایا جائے، ان شاء اللہ بیٹھ کر یہ سارے مسئلے ہم حل کریں گے جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Ranjeet Singh Sahib, MPA, to please move his Privilege motion No. 162, in the House.

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، زیر دستخطی عوامی نمائندہ ہے اور اوقاف میں ہونے والے Development fund کی تفصیل سے آگاہی ہمارا حق ہے۔ اس ضمن میں زیر دستخطی نے Right

کے تحت کچھ تفصیلات جاننے کے لئے درخواست دی تھی لیکن بدقسمتی سے to Information سیکرٹری کے بار بار کہنے کے باوجود سیکشن آفیسر (ڈیویلپمنٹ)، ہارون صاحب تفصیل فراہم نہیں کر رہے ہیں جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ سپیکر صاحب، میں نے یہ تفصیلات Right to Information (RTI) کے تحت Move کیں جس کو تقریباً آج سے آٹھ ماہ، تقریباً آج سے آٹھ ماہ تقریباً ہو چکے ہیں اور تقریباً مارچ میں ہمارے سیکرٹری اوقاف صاحب آئے، ان کے آنے کے باوجود ہم نے دوسرے تیسرے دن سے ان کے ساتھ یہ معاملات ڈسکس کئے کہ ہمیں کچھ چیزوں پہ شک و شبہات ہیں، کچھ چیزوں میں ہمیں ایسی چیزیں نظر آ رہی ہیں جن میں قانونی طور پہ بھی وہ چیزیں غلط ہیں اور آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس میں Involve ہے اور بہت بڑی کرپشن اس کے اندر ہو رہی ہے، اس میں انہوں نے مجھے ریکارڈ دینے سے، اس طرح نہیں دے رہے تھے، پھر میں نے RTI کے تحت move کی اس کے تحت قانوناً ان کا حق بنتا تھا کہ دس دنوں کے اندر مجھے دیں لیکن ان لوگوں نے آج مارچ سے لے کر ستمبر تک مجھے، ہر چار پانچ دن کے بعد پتہ کرتے ہیں تو ایک ہفتے کا ٹائم دیتے ہیں، پچھلے ایک ماہ کے اندر بھی تقریباً انہوں نے چار سے پانچ دفعہ ٹائم دیا کہ دو دن بعد آ کر لے جائیں، تین دن بعد آ کر لے جائیں لیکن ابھی تک انہوں نے، وہ دفتر کے چکر روز لگواتے ہیں لیکن ہمیں یہ ریکارڈ وہاں مہیا نہیں کیا جا رہا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ویسے آپ کو سورن سنگھ صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> سر، رنجیت سنگھ، سورن سنگھ صاحب گئے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> Sorry رنجیت سنگھ صاحب، ٹھیک ہے آپ کا استحقاق ہوا معاملہ لیکن یہ RTI کا اپنا ایک Act ہے اور آٹھ مہینے گزر گئے اس میں تو یہ کہ مہینہ یا ڈیڑھ اتنا ٹائم ہے، اس کے بعد اگر وہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا تو RTI Commission میں جا سکتے ہیں اور اس میں بڑی سخت سزائیں ہیں ان چیزوں کے لئے، کہ جو بھی انفارمیشن کو چھپائے گا، کوئی بھی محکمہ، اس کے لئے سخت سزائیں ہیں، وہ کمیشن دیتا ہے سزائیں۔ Anyhow لاء منسٹر صاحب یا کون کرے گا Respond؟ تحریک استحقاق ہے رنجیت سنگھ صاحب کی، وزیرزادہ صاحب کریں گے، ٹھیک ہے جی۔ جی وزیرزادہ صاحب۔

<u>جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور):</u> محترم ایم پی اے صاحب نے جہاں تک استحقاق کی بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے، انفارمیشن کے لئے اس نے درخواست دی ہے اور جہاں تک ہو سکتا تھا وہ انفارمیشن ان کو دی گئی ہے۔ چونکہ ہم بیواؤں کو جو پیسے دیتے ہیں یا

میڈیکل گرانٹ سٹوڈنٹ،ان کی پرسنل ڈاکیومنٹس کی کاپی جوانہوں نے چاہی ہے تواس میں وہ رازداری کے اس میں آجاتی ہیں، وہ ان کو Provide نہیں کی گئی ہے۔ تو ڈیپارٹمنٹ میں ایسے کوئی بھی فعل یا اس طرح کوئی بات نہیں ہوئی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں، میں سمجھوں کہ ایم پی اے صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہو، پھر بھی میں کہتا ہوں کہ یہ انفارمیشن ایم پی اے صاحب کو چاہیئے، میرے پاس تو کبھی اس حوالے سے نہیں آیا کہ مجھے انفارمیشن نہیں دے رہے ہیں، حالانکہ میرے اچھے Terms ان کے ساتھ ہمیشہ ہوتے ہیں، تو میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ہارون صاحب جو ہیں، ایک انتہائی شریف آفیسر ہیں ڈیپارٹمنٹ کے اور وہ بیمار ہیں، ابھی میڈیکل بورڈ کے لئے Apply بھی کیا ہوا ہے، ایم پی اے صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق واپس لے لیں اور جو انفارمیشن ان کو چاہیئے میں وہ ان کو کاپی کرا کے دے دوں گا، کوئی ایشو نہیں ہے۔ جہاں تک کرپشن کی بات کی، ہماری حکومت آنے کے بعد Through cross cheque ہم پیسے لوگوں کو دے رہے ہیں، اس سے پہلے جو ہے کیش لوگوں کو ملتی رہی ہے تو اس میں بھی میں ان کو Ensure کرا رہا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، رنجیت سنگھ صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> شکریہ سپیکر صاحب، وزیر بھائی نے ابھی ایک بات کی کہ جو تفصیلات میں جاننا چاہ رہا ہوں تو وہ ہم Legally نہیں دے سکتے اور دوسری جگہ وہ اپنا یہ مؤقف بھی دے رہے ہیں کہ اگر یہ لینا چاہیں گے تو میں کاپی کروا کے دے دوں گا۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ آیا وہ نہیں دی جاسکتی یا دی جاسکتی ہیں؟ جب آپ کے کہنے پہ دی جاسکتی ہیں تو مجھے لگتا ہے آپ ہی کے کہنے پر وہاں پہ وہ روکی بھی گئی ہیں کیونکہ ابھی وہ کہہ رہے ہیں Floor of the House کہ میں آپ کو کاپی کروا کے دے دوں گا، اگر یہی تفصیلات آٹھ ماہ کے اندر مجھے دی جاتیں سر، میں ایک منٹ لیتا ہوں، Secondly انہوں کہا کہ یہ تفصیلات نہیں دی جاسکتیں تو میری کمشنر آر ٹی آئی صاحب کے ساتھ جو ہے، ان کے کمشنر ہیں، ان سے میٹنگ ہوئی، انہوں نے اپنی لیگل کمیٹی کو بلایا اور انہوں نے کہا کہ جو ڈاکیومنٹس، ایسے کاغذات جو دفتر کے اندر آجاتے ہیں اور ان پہ کوئی بھی Compensation ان کو دیا جاتا ہے، کوئی بھی فوائد حاصل کئے جاتے ہیں، وہ دفتر کی پراپرٹی ہو جاتی ہیں، وہ آپ لے سکتے ہیں، ہم وہ ڈاکیومنٹس نہیں مانگ رہے ہیں جو نادرا کے اندر پڑی ہیں، کہیں اور پڑی ہیں، یہ دفتر کے اندر ہیں، جس طرح وہاں پہ یہ ڈاکیومنٹس اوقاف ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہیں، یہ ان کو Provide کرنا ہمارا حق بنتا ہے اور دوسری چیز یہ بھی ہے کہ ہارون صاحب دینا بھی

نہیں چاہ رہے ہیں اور اس میں سیکرٹری اوقاف ملوث ہے، استحقاق کی جو بات ہے، اگر انہوں نے نہیں دینی تھیں، یہ مجھے دس دن کے بعد قانون کے مطابق یہ چیزیں سامنے رکھتے، آٹھ ماہ سے مجھے دفتر کے جو چکر لگوائے گئے، آپ دو دن بعد آئیں دیتے ہیں، پانچ دن بعد آئیں دیتے ہیں، اس چیز پہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، وزیرزادہ صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اقلیتی امور:</u> جناب سپیکر صاحب، جیسا میں نے ایم پی اے صاحب کو کہا، جو انفارمیشن ان کو ہم As per law دے سکتے ہیں، اس پہ تو کوئی حرج نہیں ہے، ہم اس کو مطمئن کریں گے، اس کو دیں گے ساری انفارمیشن اور اس کو دے بھی چکے ہیں۔ اگر پھر بھی ایم پی اے صاحب سمجھتے ہیں کہ انفارمیشن کے لئے اس نے درخواست دی ہے، اس کو کچھ انفارمیشن نہیں ملی ہیں جس سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جیسا یہ کہتے ہیں، اگر کہتے ہیں تو کمیٹی میں بھیجیں گے تو ہمیں تو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ویسے رنجیت سنگھ صاحب، میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک تو اس میں آپ نے آرٹی آئی کے قانون کو استعمال کیا، اس کے تحت آپ وہاں پہ گئے ہیں نا، اور اس کا آگے پھر اپنا ایکٹ ہے اور آگے وہ موجود ہے کمیشن، نمبرون، نمبرٹو، جیسے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں وزیرزادہ صاحب کہ جن کو جہیز فنڈ یا جو بھی امداد ہوئی ان کے نام، اس کو Disclose کرنا ایکٹ کے تحت نہیں ہے، اس میں Allowed نہیں ہے تاکہ کسی کا پردہ رہے، تو وہ انفارمیشن تو ایسی ہوتی ہیں کہ وہ پھر وہ شاید یہ نہ کی جاسکے۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> سر، میں نے معلومات لی ہیں، ایسا کوئی نہیں ہے، میں کمشنر صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوں، انہوں نے باقاعدہ ہمیں کہا ہے کہ آپ ان کے خلاف۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ ان کو کمیٹی کے حوالے کردیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> استحقاق دے سکتے ہیں، انہوں نے کہا ہے، اگر یہ جانتے ہیں کہ بھئی نہیں دی جاسکتی تو ہم بھی انہیں بتارہے ہیں کہ جانتے ہیں کہ دی جاسکتی ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege motion No. 162 is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Ikhtiar Wali Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1964, in the House.

Mr. Ikhtiar Wali: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Mr. Speaker, for giving me this opportunity to present this very important call attention before the House.

مسٹر سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر میڈیکل یونیورسٹی خیبر پختونخوا پشاور نے Covid-19 وباء کے دوران سٹوڈنٹس کو Online classes مہیا کیں جبکہ پروفیشنل تعلیم Practical نہ ہونے کی وجہ سے حاصل کرنا ناممکن ہے جبکہ امتحانات کے لئے جو امتحانی پیپر تیار کیا گیا، اس میں اس بات کا قطعی خیال نہیں رکھا گیا کہ سٹوڈنٹس باقاعدہ کلاسز Attend نہ کر سکے جس کی وجہ سے سٹوڈنٹس کے ساتھ رعایت برتی جائے۔ جب Result آیا تو کافی سارے سٹوڈنٹس اس میں فیل ہو گئے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ Rechecking کی جائے اور طلباء کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ اس سلسلے میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ساتھ طلباء کی میٹنگ ہوئی تو وی سی صاحب نے مذکورہ رعایت دینے سے انکار کر دیا جس سے طلباء مشتعل بھی ہو گئے۔ اگر مندرجہ بالا مسئلے کا فوری حل نہ نکالا گیا تو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ سنگین صورتحال اختیار کر سکتا ہے اور اس کا سدباب ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پہ کچھ کہوں۔ سپیکر صاحب، یہ جو Online exams ہوئے تھے اس کے بارے میں میں اتنا کہوں گا کہ کورونا کا جو پہلا کیس فروری 2020 میں رپورٹ ہوا، جب کیسز بڑھتے گئے تو ملک میں تمام تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے، اسی وجہ سے تعلیمی اداروں میں تمام تر کلاسز Online ہوئی تھیں اور تمام یونیورسٹیوں نے امتحانات بھی Online لئے تھے، صرف ملک بھر میں میڈیکل کے امتحانات Physically لئے گئے جس پر میڈیکل کے طلباء نے احتجاج بھی کیا تو یونیورسٹی کی طرف سے یہ کہا بھی گیا تھا کہ امتحان Online لینا ممکن نہیں، البتہ آپ کو Physical exam میں رعایت دی جائے گی۔ اب ان کو رعایت بھی نہیں دی گئی، اس کے بارے میں

ہمارے پاس ایک Valid document ہے پاکستان میڈیکل کمیشن کی، جس میں Rules میں، یہ Rule No. 16 میں لکھا ہوا ہے کہ:

16. Opportunity to Retake Failed Examinations.-(l) Each university shall frame its own regulations for allowing failed students to retake professional examinations and such regulations shall be publicly notified and made available to the students.So ہمیں اپنے سٹوڈنٹس کو یہ Opportunity دینی چاہیئے اور میں چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی کمیٹی Constitute ہو اور وہ اس چیز کو تھوڑی سی تیاری کے ساتھ دیکھے کیونکہ اس کے ساتھ ہمارے طلباء کا Future لگا ہوا ہے اور ہمارے بہت سارے قابل سٹوڈنٹس جو میڈیکل کے شعبے سے وابستہ ہیں، ان کا جو Future ہے وہ Stake پر لگا ہوا ہے۔ تو جناب سپیکر، میری آپ سے درخواست ہو گی کہ اگر اس پہ آپ کی کوئی تگڑی سی رولنگ آجائے اور ہم اس چیز کو تھوڑا سا ایڈریس کریں تو ہمارے کافی سارے سینکڑوں بچے جو خیبر میڈیکل یونیورسٹی سے ان کا Future وابستہ ہے، ان کی ہم کچھ Help کر سکیں تاکہ وہ اپنے Future کو Safe کر سکیں۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Health, Jhagra Sahib, please respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سر، میں مختصر جواب دوں گا۔ جو ان کی Rechecking کی ریکویسٹ ہے، میں بھی اس کو سپورٹ کرتا ہوں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاکہ ایک بار یہ Clarify ہو جائے اور دیکھا جائے، اور میں سیکرٹری ہیلتھ کو کہوں گا کہ اس پہ Within a week جو ہے وہ ایکشن کر دیں۔ سر، میں اس موقع کی مناسبت سے چونکہ پریزیڈنٹ کے ساتھ Online meeting تھی، جو آپ نے رولنگ کی، دیکھیں، یہ بڑا ضروری ہے اور میں آپ کی رولنگ کو سپورٹ کرتا ہوں۔ پچھلے ہفتے میں، پچھلے دو ہفتوں میں تین بار ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میری Engagement ہوئی ہے، سیکرٹری ہیلتھ کے ساتھ، پہلی بار اس بات پہ کہ اسمبلی میں کوئی موجود نہیں تھا، اسمبلی جو ہے وہ Primarily Law Making Body ہے، یہاں پہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا بندہ موجود ہونا چاہیئے، اس کے بعد دوسری بار بھی یہ ہوا، اس کے بعد پھر تیسری بار جب ہوا، آپ سے بات ہوئی، پھر جو آج آپ نے بات کی، اس سے پہلے میں نے خود ڈیپارٹمنٹ کو Written displeasure بھیجا اور یہ کہا کہ ADG کے نیچے کے لیول کا بندہ کوئی نہ آئے یہاں پہ اور پوری تیاری کے ساتھ آئے، اب اس کے باوجود یہ آپ نے بالکل ٹھیک کیا، میں دوبارہ سے اس لئے Recognized کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پہ لوگوں کے مسئلے

حل کرنے کے لئے آئے ہیں اور ان شاء اللہ ہم کریں گے، ایک یہاں پہ Some how ایک Pseudo culture بن گیا ہے کہ جو Representatives ہیں، جو منسٹرز ہیں، ان کو وہ اختیار Practically نہیں دیتے جس کے لئے پبلک ہمیں Accountable رکھتی ہے، تو ہم مشکل فیصلے بھی لیں گے، ہم سسٹم کو ٹھیک کریں گے لیکن جو ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو پوری اسمبلی کو، چاہے گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن ہو، Accountable ہونا پڑے گا، اپنا کام کرنا پڑے گا، ان شاء اللہ اس پہ وہ Within a week action دکھائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> سر، یہ ایسا ہے کہ جب Exam لیا گیا تو یونیورسٹی، جو KMU ہے، نے رزلٹ بھی چار مہینے بعد شائع کیا تھا جو کہ صرف MCQs پر مشتمل تھا اور اس کی چیکنگ کمپیوٹرائزڈ ہوتی ہے، عموماً اس پہ تقریباً بیس سے پچیس دن کا ٹائم لگ جاتا ہے، رزلٹ شائع ہو جاتا ہے، رزلٹ لیٹ ہونے کی صورت میں طلباء نے جب یونیورسٹی کی انتظامیہ سے رابطہ کیا تو ان کا مؤقف یہ تھا کہ چونکہ کورونا وائرس ہے، لہٰذا ہم رزلٹ جلدی شائع نہیں کر سکتے، یونیورسٹی کا زیادہ تر عملہ گھروں میں ہے اور یونیورسٹی بند ہے جس کی وجہ سے طلباء اپنی اگلی کلاس میں پڑھائی کا آغاز بھی کر چکے تھے، اب ان کا وقت بھی ضائع ہو رہا تھا اور یونیورسٹی مشکل حالات میں بند بھی تھی، تو طلباء کے لئے بھی وہ ایک مشکل وقت ہے۔ سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہے کہ جو طلباء سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے، ان کا سپلیمنٹری امتحان بھی لے لیا گیا جس میں یہ دیکھا گیا کہ یونیورسٹی نے سالانہ امتحان سے مشکل پیپر بنایا، جس کی وجہ سے تقریباً ستر کے قریب طلباء دوبارہ فیل ہو گئے، تو آنریبل منسٹر صاحب ایک قابل انسان ہیں، میں ان کی بات کو سمجھ بھی رہا ہوں لیکن یہ اگر تھوڑا سا Directly اس مسئلے کو ایڈریس کر دیں تو میرے خیال میں سٹوڈنٹس کو ریلیف مل سکتا ہے، Specifically, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، تیمور جھگڑا صاحب۔

<u>وزیر برائے صحت و خزانہ:</u> Friday کو اسمبلی سیشن ہو گا، اس میں اس ایشو پہ وہ Complete clarity کے ساتھ آئیں گے کہ Exactly وہ کیا کہتے ہیں؟ ٹھیک ہے، اختیار ولی صاحب۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر صحت ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: تیمور صاحب چلے گئے باہر؟ اچھا، منسٹر صاحب آ جائیں تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم کیا کریں اس ڈیپارٹمنٹ کا، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا، مطلب یہ-----

(اس مرحلہ پر جناب وزیر صحت ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: تو تیمور جھگڑا صاحب، آپ نے Explanation دی ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں، ہمیں یہ بتائیں کہ ہم کیا کریں اس پہ؟ ایک تو کوسچنز آئیں گے، صبح سویرے آئیں گے، آپ کو بھی وہ نہیں بتاتے وقت پہ، اور ہم سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کرتے رہیں گے، یہ Second time ایسا ہو رہا ہے اور میں نے پہلے بھی اس پہ ایک نوٹ بھیجا چیف سیکرٹری کو، آج پھر بھیج رہا ہوں، آپ نے بھی Explanation call کی، تو کیا طریقہ کریں؟ Already بلایا گیا آپ کے سیکرٹری صاحب کو، ہاؤس میں بھی آئے وہ۔

وزیر خزانہ و صحت: Sir, obviously لگتا ہے کہ کوئی ایڈمنسٹریٹیو خامیاں ہیں، تنقید ہم پہ ہوتی ہے کہ ہم ایڈمنسٹریٹیو کاموں میں دخل اندازی کرتے ہیں یا تنخواہ کم کرتے ہیں یا تنخواہ زیادہ کرتے ہیں، میں تو کہتا ہوں یا پھر چھوڑ دیں، وہ ایڈمنسٹریٹیو کام بھی ہم کر لیں گے، لے آئیں گے، مارکیٹ سے لوگ لے آئیں گے، وہ کام کرتے جائیں گے، یہ تو مجھے سمجھ نہیں آئی، میں کل صبح چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا، (تالیاں) کہ ایسی ٹیم دے دیں جو کہ Accountable ہونا چاہتی ہو، آپ کو پتہ ہے اس کو ہم نے وہ Already کیا ہوا ہے، اس پہ میرے خیال میں ایک بار عنایت خان نے بھی بات کی تھی، ایشو یہ ہے کہ ہمارے Rules of Business میں ایک سیکرٹری اپنے منسٹر کو رپورٹ ہی نہیں کرتا، Right، وہ نہیں کرتا، نہ منسٹر اس کی ACR لکھتا ہے، نہ منسٹر اس کی پوسٹنگ ٹرانسفر کرتا ہے، میں نے دنیا میں کوئی ایسا سسٹم نہیں دیکھا، اس کے باوجود ہم کوشش کرتے ہیں کہ جتنا ہم سسٹم کو Drive کر سکیں وہ ہم کریں گے اور ان شاء اللہ یہ Commitment ہے کہ اس سے زیادہ ہوگا، As I said میں اپنی طرف سے کل صبح چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اور چیف سیکرٹری صاحب کے ساتھ اسی پہ بات کروں گا، آج دوبارہ As you said ایجنڈا آ گیا یا تو پھر وہ Rules بھی ہمیں حوالہ کر دیں اور ہمیں اپنی ٹیم مارکیٹ سے یا ڈیپارٹمنٹ سے یا جہاں سے بھی جو ہے وہ لے جانے دیں اور اس میں میں اپوزیشن سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ سپورٹ کرے کیونکہ آگے صوبے کو لے جائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں ایک ادھر آپ بابک صاحب یا کوئی ہمیں Guide کریں یا ہماری اپنی طرف سے ادھر سے کوئی Guide کر دے کہ کیا یہ اس ایوان کا Privilege نہیں بنتا کہ جب کوسچنز کے جواب

ایک آنریبل ممبر کو یہاں پہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نہیں دیئے جاتے تو کیا اس ممبر کا استحقاق مجروح نہیں ہو رہا یا اس ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہو رہا کہ سال سال پہلے لوگ کوسچن بھیجتے ہیں اور سال بعد بھی جب ایجنڈے پہ کوسچن آجائے تو اس کا جواب بروقت نہیں آتا؟ تو اگر اس پر Privilege بنتا ہے تو سیکرٹری ہیلتھ کے خلاف Privilege لایا جائے، یہ چیک کریں ذرا اس کو، اس کو چیک کیا جائے۔ جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں Appreciate کرتا ہوں منسٹر صاحب کو، میرے خیال میں یہ بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن پہ ہم تمام اسمبلی ایک Page پہ ہیں اور ہمیں ایک Page پہ ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، 18th Amendment کے بعد یہ بہت بڑا المیہ رہا ہے کہ 2010 سے لے کر آج تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بات تو منسٹر ہیلتھ نے خود کر دی، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی اگر میں مثال دے دوں 2010 میں پختونخوا صوبے کو، پنجاب صوبے کو، سندھ صوبے کو، بلوچستان صوبے کو یہ تمام اختیارات منتقل ہو گئے ہیں جناب سپیکر، دو حوالوں سے، مالی، سیاسی، انتظامی اختیارات Devolve ہو چکے ہیں، بدقسمتی سے 2010 سے لے کر آج تک Rules نہیں بن رہے، اس کی بھی جناب سپیکر، وجوہات ہیں، جب 18th Amendment کی Rollback کی بات ہو رہی ہے تو یہ ایک حقیقت ہے اور میرے خیال میں ہم خود سے ماورائے آئین جو Smooth governance کو جانا چاہیئے تھا جناب سپیکر، ہماری Political well کی کمزوری ہے، کمی ہے، اپوزیشن شانہ بشانہ، یعنی 18th Amendment کے بعد تو کوئی بھی سیکرٹری ویسے بھی وہ صرف Assist کرے گا، تمام اختیار وہ منسٹر صاحبان کے پاس ہیں، ان کے ساتھ ہیں، لہٰذا ان تمام ڈیپارٹمنٹس کے لئے جہاں جہاں Rules نہیں بنے ہیں جناب سپیکر، وہ بننے چاہئیں فوری طور پر، انفارمیشن کی مثال میں اسی لئے دے رہا ہوں کہ یہاں پر میڈیا کے لوگ بیٹھے ہیں، یہ Declaration، یہ جورجسٹریشن ہے یا یہ جو آڈٹ یا اے پی سی جتنے بھی میڈیا کے حوالے سے جو اختیارات ہیں، وہ صوبے کے پاس آگئے ہیں، Exercise نہیں کر رہے ہیں، اسی سلسلے میں میں دو دفعہ ڈی جی ہیلتھ سے ملا ہوں، سیکرٹری انفارمیشن سے میں ملا ہوں، وہ جو کہہ رہے ہیں، وہ میں یہاں پہ نہیں کہہ سکتا اور نہ مجھے کہنا چاہیئے لیکن جناب سپیکر، ہاں یہ ہماری مجبوری نہیں ہے، ہم اپنے اختیار کو خود سے اگر ہمارا صوبہ استعمال نہیں کرے گا تو ہم سب اسی صوبے کے لئے جوابدہ ہیں، اپوزیشن شانہ بشانہ حکومت کے ساتھ کھڑی رہے گی ان شاء اللہ اس میں۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Salahuddin, Mr. Ahmad Kundi and Mr. Inayatullah, Members, Provincial Assembly, please move the call attention notice No. 2103; who will move first?

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔آپ بعد میں بات کرلیں، ٹھیک ہے۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. We would like to draw the attention of the Minister for Interprovincial Coordination towards the National Electricity Policy and indicative Generation Capacity Expansion Plan 2021-30, in which the economic, effective, unsustainable hydro power projects of Khyber Pakhtunkhwa have been dropped. The Provincial Government may explain its position on this issue.

Mr. Speaker Sir, as everybody knows that Allah Tabarak WA Taala has endowed Khyber Pakhtunkhwa with precious mineral and natural resources, and water is one of them. Apart from drinking, we are already using water for agriculture purposes and for power generation and is cheapest source of that. Even today, we are receiving, we are getting the cheapest electricity from hydro power projects and at the moment even today Tarbela is generating power on 0.87 rupee per unit electricity. Mr. Speaker Sir, now on the basis of some confusing and complicated miscalculation, they are taking this our hydro power economy from us, they are snatching it from us and it has been dashed. Mr. Speaker Sir, my submission would be, that though on one side, we are lamenting NHP (Net Hydle Profit), on the other side even this resource, even this capacity, this capability is being snatched from us. So, I would like that the government would take this seriously and the matter be sent to the concerned Committee for detailed discussion and to find an amicable solution to this issue. Thank you very much, Mr. Speaker Sir.

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: کنڈی صاحب، آپ بات کرتے ہیں پہلے۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اس کے بعد میں کرلوں گا۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، بڑا اہم سبجیکٹ ہے، ہم تو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کو، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اینڈ آئل پہ رو رہے تھے، پیڈو کی جو Liability ہے سات بلین کی، فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر، اس کے لئے رو رہے تھے، ایک اور نیا پنڈورا بکس کھل گیا ہے۔ نیشنل الیکٹرسٹی پالیسی جو کہ ابھی نیپرا ایکٹ کے نیچے 2021 لائی گئی ہے، فیڈرل کی طرف سے اور ہمیں توقع ہے جو ہمارے وکیل اس مقدمے کو ماضی کے مقدمے کی طرح نہیں لڑیں گے بلکہ ہمت کریں گے کیونکہ خیبر پختونخوا کی Hydro Power Economy ہے، میں ڈائریکٹ اس پوائنٹ پہ آتا ہوں سپیکر صاحب، نیشنل الیکٹرسٹی پالیسی 2021 میں Clearly اس کی جو روح ہے، جو میری Understanding ہے، وہ یہ ہے کہ یہ Base کرے گی Expansion in the generation capacity shall be based on least cost and competitive اور اس کے بعد پھر پراونس کے ساتھ Consultation ہو گی، میں یہ کہتا ہوں کہ اس Least cost کی جو Determination ہے، جو وفاق نے کی ہے جو NTDC نے بنائی ہے، مجھے اس کے اوپر اعتراض ہے کیونکہ میرے ہائیڈرو پراجیکٹس کی انہوں نے Life cycle کو Fifty years لیا ہے جبکہ ہائیڈرو کی Life cycle پوری دنیا میں Determined ہے That is more than hundred years اور جب آپ اس کی Levelized cost نکالیں گے، لازمی بات ہے جناب سپیکر، یہ تو ایک دیہاتی بندہ بھی سمجھتا ہے، جب آپ پچاس سال کے اوپر ایک Levelized cost نکالیں گے تو وہ زیادہ آئے گی، اس کا Comparison، پہلے ہم تھرمل اور کوئلے اور گیس اور آئل کے ساتھ لڑتے رہے، ابھی ہمیں Wind اور Solar کے ساتھ لڑا رہے ہیں لیکن میں آپ کو چیلنج کر کے کہتا ہوں، خیبر پختونخوا کی ہائیڈرو Wind اور Solar سے بھی زیادہ سستی ہے، اگر یہ بات میں ثابت نہ کر سکا تو میں فنانس منسٹر سے اور انرجی منسٹر سے معافی مانگوں گا اور ان کے گھر جرگہ جاؤں گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمارا تربیلا اور منگلا اور Hydro کی Economy اگر آج آپ ملک سے نکال دیں تو اس ملک میں اقتصادی بحران آجائے گا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہائیڈرو کی Life cycle پچاس سال ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں میرا اجبن 1935 میں بنا تھا، بیس میگاواٹ، بائیس میگاواٹ بجلی پیدا کرتا ہے، کم از کم پندرہ کروڑ یونٹ سالانہ دیتا ہے، میرا ملاکنڈ ٹو 1935 میں بنا تھا، میرا کرم گڑھی 1953 میں بنا تھا، ستر ستر، اسی اسی سال ہو گئے، میرا ورسک 1960 میں بنا تھا، میرا منگلا جو تھا وہ 1967 میں بنا تھا، کہنے کا مقصد یہ ہے کس بنیاد پہ آپ Fifty years کی Life cycle اس کو دے رہے ہیں؟ خدارا اس صوبے کے ساتھ زیادتی مت کریں اور پھر کس کے ساتھ Compare کر رہے ہیں؟ کیونکہ اس کے نیچے IGCEP (Indicative

(Generation Capacity Expansion Plan. بنا ہے، IGCEP دس سالوں میں پینتیس چونتیس ہزار میگا واٹ بجلی پیدا کرے گا اور اس کے نیچے دو قسم کے پراجیکٹس ہوں گے، ایک Committed projects ہیں اور ایک Candidate projects ہیں، میں Committed پہ نہیں بولتا لیکن Candidate projects میں صرف انہوں نے صرف Wind اور Solar کو رکھا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، دس ہزار میگا واٹ (کے پراجیکٹس) 2024 سے شروع ہوں گے اور 2030 تک بنیں گے، ہائیڈرو اس میں کیوں نہیں ہے، کس بنیاد پہ نہیں ہے؟ میرا سوال یہ ہے، میں یہ پھر کہتا ہوں ہائیڈرو سب سے Cheapest ہے لیکن اگر اس کی Life cycle جو دنیا میں ایکسپرٹس اس کو Determine کرتے ہیں، اس کے مطابق رکھا جائے جبکہ Wind energy اور Solar جو ہے، اس میں Intermittency ہوتی ہے، اس variable, renewable Intermittency کی وجہ سے Open cycle gas turbines لگانا پڑتے ہیں اور وہ Turbines کس پر چلیں گے؟ وہی مافیا گیس کا، وہی مافیا فرنس آئل کا، خدارا اس صوبے کے ساتھ زیادتی نہ کریں، یہ بڑی Detailed بحث مانگتی ہے، یہ Technical subject ہے، اس کو میں تو کہتا ہوں سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی بھیجیں اور اس پر Detailed بحث کریں۔ صوبے کے ساتھ بہت بڑی، چونکہ ہماری Economy Hydro Power Economy ہے، میں پھر کہتا ہوں جناب سپیکر، اس سے نقصان کیا ہوا، میرا Lower Spat Gah جو پراجیکٹ ہے جس کی پانچ سو میگا واٹ Capacity ہے، کورین جس کے اوپر کام کر رہے ہیں، 2018 سے وہ اس میں نہیں آ رہا، میرا Asrkari Gol اس میں نہیں آ رہا، میرا Shigo Kas اس میں نہیں آ رہا، میرا اس میں باقی جو پراجیکٹس ہیں، نو ہزار میگا واٹ PEDO نے چار ارب روپے اس پہ لگائے ہیں، اس کی Feasibility study کرنے کے لئے، لیکن وہ پراجیکٹس Candidate projects میں نہیں آ رہے ہیں، آپ اس کی جو Calculation ہے جو Software ہے یا جو بھی چیز آپ کر رہے ہیں، اس کے اوپر آپ پورے ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور ہمارے صوبے کے ساتھ جو زیادتی ہونے جا رہی ہے، اس کا دفاع کریں اور ہمیں توقع ہے کہ یہ دفاع یہ ضرور کریں گے کیونکہ ہمارے مقدمے میں جان ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر، آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے اتنے Important issue کو ایجنڈے پہ Fix کیا ہے اور تیمور خان جھگڑا، جو ہمارے مرکزی فورمز ہیں، ان میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی کرتے ہیں، ہم Specially ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں آپ کے Through کہ وہ ہماری بات کو سنیں، یہ مسئلہ جو ہے یہ میرا خیال ہے Across the benches اس پہ غور فکر ہونا چاہیئے اور اس پہ اگر ہم نے خاموشی اختیار کی، اس پہ ہم نے اس صوبے کی نمائندگی نہیں کی، اس پہ ہم نے اپنے صوبے کے لئے آواز نہیں اٹھائی اس سٹیج پہ جبکہ دس سالہ پلان بن رہا ہے اور اس کے لئے Milestones رکھے جارہے ہیں، اس کے لئے اہداف رکھے جارہے ہیں اور اس کے لئے پراجیکٹس جو ہیں Committed اور Demand projects جو ہیں، وہ اس میں رکھے جارہے ہیں، اس سٹیج پہ اگر ہم نے بات نہیں کی اور خیبر پختونخوا کے مفادات کی جنگ نہیں لڑی تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری Future generation ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ میرے دوست کنڈی صاحب نے بڑا Briefly explain کیا ہے، جو ہمارا بنیادی نکتہ ہے، آپ کو بتادیا کہ ہمارے صوبے کا سب سے بڑا جو Resource ہے جس سے ہمارا ریونیو Generate ہوتا ہے، وہ Hydel Power ہے اور اس صوبے کے PEDO نے اس پہ چار ارب روپے خرچ کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس صوبے کے اندر نو ہزار میگاواٹ بجلی کی Capacity موجود ہے، Generation کی Capacity موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو Indicative Generation Expansion Plan 2021-2030 بنا ہے، اس کے اندر انہوں نے جو Least cost long term generation expansion plan اس میں جو فارمولا Apply کیا گیا ہے اور جس میں کنڈی صاحب نے جس طرح کہا کہ Hydel Power ہمارے منصوبوں کی جو Life cycle ہے وہ Fifty years انہوں نے Calculate کی ہے، یہ غلط ہے، یہ تو ہمارے اس KP کے اندر جو تین پراجیکٹس کا انہوں نے حوالہ دیا، اسی کو اگر یہ لیں گے تو یہ غلط ثابت ہوگا، اس لئے جو Computation اور جو Module انہوں نے استعمال کیا ہے Calculation کے لئے، ہم سمجھتے ہیں کہ وہ درست نہیں ہے، وہ ٹھیک نہیں ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو Hydel Power ہے، وہ سب سے سستا ہے، وہ Cheap ہے، اگر آپ Hundred years پہ اس کی Cost نکالیں گے تو وہ Cheap ہے جناب سپیکر صاحب، اس طرح خیبر پختونخوا اس Disadvantage position پہ چلا جائے گا کیونکہ خیبر پختونخوا جو ہے وہ ہائیڈل میں زیادہ Contribute کرتا ہے اور ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا اپنا Distribution system نہیں ہے، ہم بجلی

پیدا کرتے ہیں اور اس کو نیشنل گرڈ کے ساتھ Link کرتے ہیں، اس پہ بھیجتے ہیں، خیبر پختونخوا کے اندر اپنا Distribution system ہوتا اور ہم اپنی بجلی پیدا کرتے اور خود ہی اس کو Distribute کرتے، خود ہی اس کو استعمال کرتے اور Generate کرتے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں پھر مرکز کی منتیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنا Distribution system نہیں Develop کر سکے ہیں اور ہم نیشنل گرڈ کو بجلی فراہم کرتے ہیں، اس کو بھیجتے ہیں، تو اس صورتحال میں خیبر پختونخوا کا یہ جو بہت بڑا Resource ہے، یہ ہم Utilize نہیں کر سکیں گے، اس کے نتیجے میں ہم Disadvantage پہ جائیں گے، ہمیں ریونیو نہیں آئے گا جو ریونیو ہمیں ابھی آرہا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ ہمارے مستقبل کی نسلوں کے لئے جو وہاں سے ایک بڑا Chunk ہمیں آرہا ہے وہ نہیں آئے گا۔ اس وقت یہ جو پاور پالیسی بنی ہے، اس پہ بھی بات کرنی چاہیئے اور اس سے آگے جس بنیاد پہ، جس فارمولا پہ انہوں نے Calculation کی ہے اور جس میں Renewable energy کو Least cost declare کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بھی چیلنج کرنا چاہیئے۔ اس میں انہوں نے جو Future plan دیا ہے، Future plan کے اندر جناب سپیکر صاحب، وہ کہتے ہیں کہ ہم RLNG پہ Dependence کم کریں گے، یہ درست بات ہے Future plan کے اندر یہ کہتے ہیں کہ ہم جو Imported coal ہے، اس پہ Dependence کم کریں گے لیکن جو ہمارا تھر والا Coal ہے اس کو استعمال کریں گے، Renewable energy ہے اس کو استعمال کریں گے، اس پوری Calculation کے اوپر ہمارے خیبر پختونخوا کا اپنا ایک Stance ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے انرجی ڈیپارٹمنٹ نے اپنا کیس Through letters اور CCI کے اندر پیش کیا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ Effectively پیش نہیں کیا گیا ہے اور اگر پیش کیا گیا ہے تو ان کو سنا نہیں گیا ہے، اس لئے اسمبلی کے اس فورم کی Responsibility بنتی ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں، ان کی پشت پہ کھڑے ہو جائیں، اس کو Agitate کریں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں، یہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے، اس پہ اگر کوئی اور اس کال اٹنشن نوٹس پہ بات کرنا چاہتا ہے تو اس کو اجازت بھی دیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ اس کو Standing Committee on Energy میں Refer کریں، ہمیں وہاں بلا لیں، ہمارے ساتھ پوری Documents موجود ہیں، ایک پوری فائل موجود ہے، ظاہر ہے اسمبلی کے محدود وقت میں اس پہ بات نہیں ہو سکتی ہے لیکن ہم اس سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر پورا اپنا کیس Present کرتے ہیں، اس کیس کو تیار

کر کے اس اسمبلی سے Adopt کر کے Through a resolution فیڈرل گورنمنٹ تک اپنے Concerns اپنے خدشات اور Point of view پہنچا سکتے ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، زه د عنایت الله خان او د صلاح الدین خان او د کنډی صاحب شکریه هم ادا کومه جناب سپیکر، حقیقت هم دا دے چې د CCI چې کوم اجلاس اوشو، دې ته زمونږه انتظار هم وو او ظاهره خبره ده مونږ ته خو پته وه چې مونږ سره به د CCI په اجلاس کښې څه کیږی، دا ډیره زیاته واضحه ده ځکه چې دا څه نوې خبره نه ده چې زمونږ دې صوبې سره مرکزی حکومت کومه رویه کوی، زه دا گنړم چې دا رویه، دا خلق وائی چې دا د مورنۍ مور رویه ده، زه دا گنړم چې دا د مورنۍ مور د رویئې نه هم سیوا نا مناسبه رویه ده۔ جناب سپیکر، دا پاکستان یو ملک دے او جناب سپیکر، د هغې څلور صوبې دی، ظاهره خبره ده څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه او په دې Technicality به خبره کوؤ، اوس په ټوله دنیا کښې د اوبو نه ارزانه بجلی پیدا کیږی، په ټوله دنیا کښې چې د اوبو نه چې کومه بجلی پیدا کیږی د هغې Onetime expense دے جناب سپیکر، اوس زمونږ په دې صوبه کښې چې کوم Potential دے، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې مونږ د پختونخوا خلق دومره نا اتفاقه یو چې مونږ په اسمبلئ کښې په خپلو مشکلاتو او مسئلو په خپلو کښې یو بل سره مشتی گریبان یو او د دې نه مرکز ناجائزه فائده واغسته، اوس پکار دا ده چې په مونږ کښې یو والے راشی او مونږ د غه خلقو ته زه به ورته سپین ستر گے او وایمه او دا څه غیر مهذبه لفظ نه دے، زه به ورته نا انصافه اووایم چې اوس د اوبو نه ارزانه بجلی پیدا کیږی، دا اوبه خدائی پاک مونږ له راکړی دی، که جنگ کوئ نو خدائے سره جنگ اوکړئ، دې صوبې سره ولې جنگ کوئ، خدائے سره جنگ اوکړئ چې دا اوبه ئے پنجاب له ولې نه دی ورکړې، خدائے سره جنگ اوکړئ چې اوبه ئے بلې صوبې له ولې نه دی ورکړې، دا اوبه ئے خو مونږ له راکړې دی، عنایت الله د نو هزار میگا واټ خبره کوی، زمونږ په دې صوبه کښې اوس هم ټوټل دیرش زره میگا واټ بجلی د اوبو نه پیدا وار Potential چې دے دا پروت دے، آیا دا غیر آئینی خبره نه ده چې یو Federating

Unit کښې دومره Potential شته چې نن غریب اولس د بجلئ بل نشی جمع کولے ، په یو روپئ باندې مونږ یونټ پیدا کوؤ ، په اتلس روپئ مونږ له یونټ راکوی ، اتلس اتلس گهینټې لوډ شیډنگ دے ، کم وولټیج دے ، د بجلئ آمدن مونږ له نه راکوی جناب سپیکر ، زمونږ آئینی چې کومه د اے جی این قاضی فارموله ده ، هغه بیا بیا د متنازعه کولو جناب سپیکر ، کوشش کوی۔ جناب سپیکر ، عنایت الله خان خو د سټینډنگ کمیټئ خبره اوکړه ، زه دا گزارش کومه ، زما امید دے ان شاء الله که خیر وی چې حکومت به په بجلئ باندې ، حکومت به په گیس باندې ، حکومت به په تیلو باندې ، حکومت به په تمباکو باندې ، حکومت به په معدنیاتو باندې ، حکومت به زمونږد دې صوبې د آمدن په ټولو وسائلو باندې یا ذرائع باندې اپوزیشن سره مشتی گریبان نه کیږی ، تاسو تسلی ساتئ چې مونږ به دا دنیا اوجړ کوؤ ، آیا مونږ د دې صوبې د کروړونو خلقو نمائندگان نه یو ، نن تاسو اوگورئ زمونږ خلق روډونه وران دی ، جلوسونه اوباسی ، بے روزگاری ده جلوسونه اوباسی ، زمونږ آئینی حق مونږ له نه راکوی ، دا که دا فنانس منسټر صاحب پاڅیدو او په دې Floor of the House ئے اووئیل چې د پنځو کالو د بجلئ خالص منافع مونږ له د ا ے جی این قاضی فارمولې د لاندې راکړئ ، حکومت د پی ټی آئی دے ، مونږ د دوئ نه دا گیله نه کوؤ چې زمونږ حلقو له به تاسو لږ فنډ راکوئ خو دې صوبې ته خو به فنډ راځی کنه جناب سپیکر ، نوره دا خبره جناب سپیکر ، په دې شکل باندې د سیاسی اختلاف نذر کیدل نه دی پکار ، دا قامی مسئله ده ، پکار دا ده چې مونږ دا ټول ممبران به سبا بیا د دې خپلو حلقو ووټرانو له ځو او مونږ به ترې نه نمائندگی غواړو او مونږ به ترې نه مشری غواړو جناب سپیکر ، دا تپوس پکار دے جناب سپیکر ، زه سپریم کورټ ته هم دا خواست کومه چې پنځه ځلویښت کاله زما دا صوبه دهشت گردئ اوزپله ، زما پرون نه هغه بله ورځ بیا په مردان کښې ټارگټ کلنگ شوے دے ، زما هغه بله ورځ بیا په وزیرستان کښې ټارگټ کلنگ شوے دے ، بهر نه سرمایه کاری راځی نه ، د افغانستان او د پاکستان د تجارت لارې بند دی ، مونږ له خپل آئینی حقوق راکوی نه ، داسې ئے پښتانه کړی دی ، داسې پښتانه چې مونږ وایو دا عالمان صاحبان مونږ سره دوزخ دوزخ خبرې کوی چې

دا دوزخ به لا څنګه وی؟ دې پښتنو خو په دې خپل وطن کښې په دې خپل عمر کښې جناب سپیکر، دوزخ ئے اولیدو، دا ډیر لوئے ظلم دے، سپریم کورټ ته مونږ خواست کوؤ چې د خدائے په خاطر باندې، د دې غریب اولس په خاطر باندې، چې Suo moto action واخلی، دا چې کوم ظالمان دغلته په فیډرل محکمو کښې ناست دی، دا تاسو اوګورئ چې د CCI په اجلاس کښې په کهلاؤ توګه زمونږه منصوبې Drop شوی دی، په کهلاؤ توګه، میډیا ئے پابنده کړې ده چې هغوی به دا خبرونه نه رااخلی، دلته زمونږه او ستاسو نا اتفاقی ده، زه په حکومت باندې تنقید نه کومه، د حکومت به مجبورئ وی، حکومت به هغه شکل باندې د دې صوبې وکالت نشی کولے، په CCI کښې به ئے نشی کولے، که حکومت وکالت کولے شوے بیا چې دې صوبې سره زیاتے کیږی؟ پکار دا ده چې حکومت د ټولې دنیا نه سیوا آواز پورته کړی، که مونږه اپوزیشن یو انچ د دې حکومت نه شا ته پاتې شو، بیا به حکومت مونږ ته اووائی چې یره تاسو شا ته پاتې شوئ۔ جناب سپیکر، دا ډیر لوئے ظلم دے، د دې ظلم خلاف سپریم کورټ ته هم خواست کوؤ چې هغوی د Suo moto action واخلی، زه حکومت ته دا خواست کومه چې اوس تاسو که مشترکه مونږ تاسو ته دا مطالبه کولے شو چې د دې د پاره یا سپیشل کمیټی جوړه کړه یا ورله پارلیمانی کمیټی جوړه کړئ تاسو چې مونږ لاړ شو او د پارلیمان مخې ته احتجاج اوکړو، چې مونږ لاړ شو او د پارلیمان مخې ته د ټولې دنیا میډیا خبر کړو چې زمونږ دې صوبې سره کوم ظلم روان دے، په هر شکل روان دے جناب سپیکر، دا ډیره ضروری خبره ده۔ مونږ بالکل Political scoring نه کوؤ، د حکومت نه به هم زما دا خواست وی چې مهربانی به کوؤ چې د صوبې د مسئلو او مشکلاتو د صوبې چې کوم حق دے هغې کښې به مونږ تاسو سره اوګه په اوګه ولاړ یو، په هغې کښې به دا نه وی چې پی ټی آئی ده، په هغې به دا نه وی چې بله پارټی ده، د پختونخوا ټول پارلیمان چې دے، دا د دې صوبې د حقوقو د پاره به یو کیږو جناب سپیکر، حالات داسې ته اورسیدل داسې ځائے ته چې خلق خودکشئ کوی جناب سپیکر، ډیر بد حال دے، د پاکستان په تاریخ کښې دومره بد حال نه دے راغلے جناب سپیکر، زه که تاسو سره د خپلې علاقې خبره اوکړم، خلق دومره Frustrated دے چې روږونه

کهنډرات دی، کهنډرات، هسپتالونو حال، سکیمونه، زما په علاقه کښې لسم کال دے، لسم کال چې یو ډگری کالج روان دے، تر اوسه پورې نه دے منظور، نه دے کمپلیټ شوے جناب سپیکر، دا ولې؟ دا ځکه چې دا مرکز مونږ سره زیاتے کوی، چې کله بیا مونږ دا خبره کوو چې مونږ له خپل حق راکړئ، بیا به وائی دا د هندوستان ایجنټان دی، کله به وائی دا د افغانستان ایجنټان دی، جناب سپیکر، مونږ ټولو له دا عهد پکار دے، دلته وعده پکار ده۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Windup کریں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> دې خپل قام له جناب سپیکر، دا مسئله داسې ده چې په دې باندې ځومره مونږ آواز یو کولے شو جناب سپیکر، مونږ میډیا ته هم دا خواست کوؤ، زمونږه میډیا غریبانان د دلته نه خبرونه اولیږی، زمونږ ستې پشاور چې دے دا Media based نه دے، کراچئ Media based ده، لاهور Media based دے، اسلام آباد Media based دے جناب سپیکر، هغه خبرونه هم په هغه شکل نه راځی، خو زه گزارش حکومت ته کومه چې په دې باندې که پارلیمانی جرگه مونږ جوړولے شو، دیکښې هیڅ حرج نشته، مونږ به د خپل حق د پاره احتجاج کوؤ، زمونږ Throw forward نن 975 ارب روپو ته رسیدلے دے جناب سپیکر، تاسو خپلې حلقې ته اوگورئ، تاسو په خپله حلقه کښې پنځه سکولونه به نه وی جوړ کړی، فنډز نشته، سکیمونه دغسې ولاړ دی، د روزگار موقعې کوم شکل دی جناب سپیکر، دا قامی مسئله ده، پکار دا ده په دې باندې مونږ دا ټول هاؤس یو آواز شو، امید د رب نه لرمه ان شاء اللّٰه په دې آواز کښې به ډیر لوئے برکت وی او ډیر لوئے قوت وی چې دې خپلې صوبې له خپل حق راوړو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you very much، *نعیمہ کشور صاحبہ، ذرا مختصر کریں، آگے بھی جانا ہے۔*

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> *شکریہ سپیکر صاحب، میں مختصر بات کروں گی، اگر اس پہ آنریبل ممبر تحریک التواء لے کے آتے اور اس پہ تفصیلی بحث ہوتی تو بہتر ہوتا کیونکہ اہم ایشو ہے، میں صرف ایک پوائنٹ کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں سپیکر صاحب، کہ ہمارا صوبہ* Resources *سے بھرپور صوبہ ہے اور ہائیڈرو پہ ہمارا سب سے* Rich *صوبہ ہے اور سب سے جو کم لاگت کی بجلی ہے ہمارے صوبے کی وہ ہائیڈرو کی ہے*

لیکن میں آپ کی توجہ صرف اس پوائنٹ پہ دلانا چاہتی تھی کہ سی پیک کے جتنے منصوبے ہیں، وہ تھرمل پہ ہیں اور وہ دوسرے صوبوں کے ہیں تو اس پہ ہم جارہے ہیں، جو سی پیک پہ ہے لیکن ہم ہائیڈرو کو Drop کرتے جارہے ہیں، تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے، 18th Amendment کے بعد ہمارے صوبے کو ایک Edge ملا تھا اور اس کو کان پکڑ کے ہمیں اس سے محروم کیا جارہا ہے، تو میں آپ کی صرف اسی طرف توجہ دلانا چاہ رہی تھی کہ ہم سی پیک میں ہم قرضوں کی طرف اس میں بھی جارہے ہیں، کوئی وہ ہمیں وہ چیزیں بھی مفت میں نہیں مل رہیں لیکن اگر ہم اس پہ مہنگی بجلی کی طرف اور اس میں اپنے عوام کو اور اپنے ملک کو پھنسا کر جارہے ہیں تو ایک آسان اور جو سستی بجلی ہے، صرف اس سے صوبے کو نہیں بلکہ پورے ملک کو فائدہ ہوگا، تو میرے خیال میں اگر اپوزیشن ساتھ دے رہی ہے تو گورنمنٹ کو بھی ساتھ دینا چاہیئے اور اس کال اٹنشن کو اگر Interprovincial Coordination Committee کے حوالے کریں تو بہتر ہوگا کہ وہ اس کو مرکز کے ساتھ بھی اٹھائے تو بہتر ہوگا۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ تیمور جھگڑا، اچھا۔۔۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سر، پہلے منسٹر صاحب بولیں گے۔

Mr. Speaker: Tarand Sahib, to respond please. جی ترند صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی وبرقیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے جواب دینے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایک اہم موضوع پہ یہاں پہ ایوان میں کال اٹینشن لے آئے۔ جناب سپیکر، جس طرح عنایت خان نے کہا کہ ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہمارا اپنا Grid and transmission system نہیں ہے، اس وجہ سے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف جانا پڑتا ہے اور ان کے اس پہ مجبور ہیں ہم، اس حکومت نے ایک Transmission and Grid Company بنائی ہے، ان شاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد اس کا ابھی ہم CEO کا ایڈورٹائزمنٹ کر رہے ہیں، CEO اس کا Hire ہوجائے تو اس پہ Further ہم Expedite کرنے کی کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر، یہ جو ابھی IGCEP بنا ہے، جس طرح میرے بھائیوں نے Colleagues نے کہا کہ ہمارے صوبے میں دو تین ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں کہ جو ہمارے صوبے کے مستقبل کے لئے بہت اہم ہیں ریونیو جنریشن کے حوالے سے، جس میں مائنز اینڈ منرلز

ڈیپارٹمنٹ ہے اور خاص کر ہائیڈرو کا بہت بڑا Potential ہے ہمارے صوبے میں، تو جناب سپیکر، یہ جب IGCEP بن رہا تھا تو ہماری اپوزیشن نے یہ کہا کہ حکومت نے ہمارا کیس نہیں لڑا، میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے لے کر ہمارے (CEO (PEDO تک ہر بندے نے بھرپور طریقے سے اس صوبے کی وکالت کی ہے، جب اس کا پہلا ڈرافٹ بنا تو گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا اور دوسرے سٹیک ہولڈرز کے Objection کی وجہ سے وہ دوبارہ مجبور ہو گئے TDC کہ دوبارہ سے یہ ڈرافٹ بنائیں، پھر اپریل 2020 میں نیا ڈرافٹ IGCEP کا جب بنا تو اس پہ نیپرا میں ایک Hearing ہوئی جس میں ہمارے صوبے کے وزیر اعلیٰ صاحب جناب محمود خان خود وہاں پہ پیش ہوئے اور اپنا جو مؤقف تھا نیپرا میں پیش کیا، تو اس پہ پھر نیپرا نے وہ دوسرا جو ڈرافٹ تھا وہ بھی NTDC کو واپس کیا اور یہ ہدایات ساتھ جاری کیں، آپ سب سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کے بعد کوئی وہ IGCEP کو فائنل کریں۔ جناب سپیکر، اس کے بعد دو دفعہ جو نیپرا نے ہدایات دی تھیں، اس کی روشنی میں دو دفعہ Consultative meeting ہوئی جس میں ہمارے منسٹر فنانس صاحب اور دوسری ہماری ٹیم نے بھرپور طریقے سے شرکت کی اور اپنے صوبے کا مؤقف ان کے ساتھ رکھا۔ جناب سپیکر، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں ہمارے جو چیف سیکرٹری صاحب ہیں، انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی ہمارے سیکرٹری صاحب اور دوسرے اہلکار ہیں، Officials ہیں، انہوں نے بھی اپنی طرف سے بھرپور طریقے سے ہمارے صوبے کے اس مؤقف کو پیش کیا جناب سپیکر، اس کے بعد جب CCOE یعنی Cabinet Committee on Energy کی میٹنگ ہوئی، اس میں بھی ہمارے صوبے نے اپنا کیس بھرپور طریقے سے پیش کیا اور اسی کی بنیاد پر جو ہمارے تین منصوبے جس میں جو پہلے IGCEP کے اس میں شامل نہیں تھے، جس میں مدین 157 میگاواٹ، گبرال کالام 88 میگاواٹ اور کوٹو 40 میگاواٹ، یہ تین منصوبے جو IGCEP میں شامل نہیں تھے، یہ نئے IGCEP میں شامل کئے گئے، تو جناب سپیکر، میں یہ بتانا چاہتا ہوں ایوان کو کہ جس طرح ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے کہا، ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہائیڈرو ہمارے صوبے کی بنیاد ہے اور اس پہ ہم ان شاءاللہ پہلے بھی کوشش کی ہم نے اور بھرپور کوشش کریں گے آئندہ بھی، کیونکہ یہ جو IGCEP ہے، یہ ہر سال Revise ہوگا، یہ فائنل مطلب یہ نہیں ہے کہ اس پہ دوبارہ بات چیت نہیں ہوگی، یہ IGCEP ہر سال Revise ہوگا لیکن جو کنڈی صاحب ہیں، اس دن ہماری انرجی اینڈ پاور کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس میٹنگ میں، کنڈی صاحب اس کا ممبر ہے، اس نے

وہاں پہ بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا وہاں پہ، ہم نے Already ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے کہ Next جو میٹنگ ہو گی اس میں IGCEP کی پوری بریفنگ دی جائے کمیٹی کو، اگر یہ جو کال اٹنشن ہے، آپ کمیٹی کو ریفر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، وہاں پہ بھی اس پہ بریفنگ ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جی ہمارے فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے، زیادہ تر Interaction فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ انہوں نے کی ہے، تو میں چاہوں گا کہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب ایوان کو اس کے بارے میں آگاہ کریں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت):</u> جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم ایشو ہے اسی لئے میں سپورٹ کرتا ہوں، یہ گورنمنٹ سپورٹ کرتی ہے، یہ ایشو سٹینڈنگ کمیٹی بھیجنا ہے، اس پہ گورنمنٹ اور اپوزیشن نے جتنی ڈیبیٹ کرنی ہے کیونکہ اس پہ صوبے کا Stance بھی ایک ہونا چاہیئے، صوبے نے اپنا Best foot forward put کرنا، کیونکہ جو صوبے کی انرجی کا Future ہے، جو توانائی کا مستقبل ہے، وہ ہمارا انڈسٹریل مستقبل Set کرے گا، وہ ہمارے Growth trajectory کا مستقبل Set کرے گا، تو اس پہ تو کوئی شک نہیں ہے لیکن چونکہ اپوزیشن کے تین چار ممبران نے اپنے Concerns raise کئے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے خیال میں ان ایشوز پہ گورنمنٹ کا Stance گورنمنٹ کی Effort اور اس ایشو پہ تھوڑی سی روشنی ڈالنا وہ ضروری ہے۔ پہلے تو یہ جناب سپیکر، کہ اگر آپ گورنمنٹ کی Effort دیکھتے جائیں اس پہ، تو جہاں تک IGCEP کا تعلق ہے، فنانس منسٹر کی تو چھوٹی سی کرسی ہے، چیف منسٹر صاحب نے خود بار بار میٹنگ خود چیئر کی ہیں، خود Attend کی ہیں، صوبے کا کیس جس Patience سے لڑا وہ میں نے خود دیکھا ہے، اس کا رزلٹ جناب سپیکر، جو شروع میں جب IGCEP کا پہلا جو ڈرافٹ نکلا تھا، اس میں پراونشل گورنمنٹ کا صرف ایک پراجیکٹ تھا، وہ میرے خیال میں ابھی کوئی سات یا آٹھ پراجیکٹس کی لسٹ ہے جو انرجی منسٹر نے آپ کو دے دی ہے، پبلک سیکٹر کے سارے پراجیکٹس اس میں Included ہیں جناب سپیکر، اس کے علاوہ اگر آپ IGCEP کا Overall portfolio دیکھیں تو یہ بھی میں Clear کرنا چاہتا ہوں اور یہ میں صرف آج کچھ باتیں Floor of the House پہ کہہ رہا ہوں، اس پہ بے شک پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں ڈیبیٹ ہو کہ جو سب سے بڑا Portfolio ہے پورے IGCEP میں، وہ ہائیڈرو کا ہی ہے اور اس میں سب سے بڑا حصہ خیبر پختونخوا کا بھی ہے کیونکہ ہمارے جو

صوبائی پراجیکٹس ہیں وہ تو ایک حصہ ہیں، اس کے ساتھ مہمند ڈیم، داسو ڈیم اور Partially جو ہم دیا میر بھاشا ڈیم بھی شیئر کرتے ہیں، یہ 13 ہزار میگاواٹ تو یہ ہے، اس کا یہ مقصد نہیں ہے، ہم تو وہاں پہ جا کر اپنے صوبائی پراجیکٹس کے لئے لڑے لیکن اس کا فائدہ بھی خیبر پختونخوا کو ریونیو کے لحاظ سے بھی ہوگا، Economic development کے لحاظ سے بھی ہوگا، تو میں صرف یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، اس کے علاوہ جس ڈیٹیل میں ہم گئے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ IGCEP کی Improvement میں سب سے زیادہ Contribution میرے خیال میں خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ کی ہے، چیف منسٹر سے شروع کرتے ہوئے جو ہمارے چیف سیکرٹری ہیں، جو ہمارا انرجی ڈیپارٹمنٹ ہے، جو ہمارے انرجی منسٹر ہیں، جناب سپیکر، سب سے پہلے تو ہم نے جا کر وہاں پہ Demand projection چیلنج کی، کیونکہ ہم اتنی باریکی میں گئے کہ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ پورے ملک کو بجلی کی کتنی ضرورت ہوگی اور اس میں ہم نے Adjustment کرائی، دو فیکٹرز میں کہ GDP growth کتنی ہوگی؟ جس سے توانائی کے Increase کا Correlation ہے اور دوسری چیز اس کے ساتھ کہ صوبے میں اور یہاں پہ پورے صوبے کے نمائندے بیٹھے ہیں، ہمیں ابھی تک پتہ ہے، حالانکہ بہت سے ایشوز میں بہت سی Improvement آئی ہے اور جو مجھے Feedback جناب سپیکر، میں تو ملک میں تین سال پہلے واپس آیا تھا کہ 2013 میں تقریباً بہت ایریاز میں بجلی تھی ہی نہیں، حالانکہ وہ Situation improve ہوئی ہے، بہت Improve ہوئی ہے لیکن آج بھی صوبے کے بیشتر حصوں میں لوڈشیڈنگ جو ہے وہ چھ گھنٹے، آٹھ گھنٹے، دس گھنٹے، بارہ گھنٹے ہوتی ہے، اس کو کہتے ہیں Suppressed demand -----

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: تو جناب سپیکر، جو تقریباً پورے ملک میں تین ہزار میگاواٹ کی وہ ڈیمانڈ جو کہ PESCO کو یا باقی DESCOS کو دکھائی نہیں دیتی، وہ ہم نے ڈلوائی جس میں میرے خیال میں کوئی پندرہ سو میگاواٹ اس صوبے میں ہے کیونکہ یہاں پہ ہم نے ہر گھر میں چوبیس ساعت بجلی پہنچانی ہے، تو وہ ہم نے ڈالوائی ہے اس دس سالہ پلان میں جناب سپیکر، اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں جو Efforts چیف منسٹر صاحب نے Lead کی ہیں اس ایریا میں صرف تاکہ اس ہاؤس کو اور اس صوبے کے عوام کو پتہ ہو، پہلی بار جناب سپیکر، ایک دن میں NHP کی بات ہوئی، NHP کی پچیس ارب کی ٹرانسفر 30 جون کو اس

صوبے میں آئی۔ جناب سپیکر ایک غلط Decision کرایا گیا تھا نیپرا سے NHP کی Indexation پہ جو کبھی پہلے اس صوبے نے Claim نہیں کی تھی وہ Reverse کرائی، چیف منسٹر صاحب نے خود مجھے نیپرا کی Hearing پہ بھیجا اور وہ Indexation بحال کرائی اور ان شاء اللہ ایک اور بھی اس پہ کام کریں گے جو NHP کی Payment کو ہمیشہ کے لئے آسان کر دے گا اور وہ یہ ہے کہ NHP کی Payment کو واپڈا کے ہاتھ سے لے کر فیڈرل گورنمنٹ کے ہاتھ پہ دینا تاکہ ہر مہینے ہمیں As per number of electricity units produced in NHP I، یہ اتنا بڑا اقدم ہے کہ ہمیں ہر سال NHP زیادہ بھی ہو گا اور ٹائم پہ بھی ملے گا اور صوبے کے بجٹ پہ Transformational effect ہو گا۔ جناب سپیکر، جو پراجیکٹس ڈلوائے وہاں پہ، اس کا ذکر تاج صاحب نے کیا اور جناب سپیکر، یہ اصلی کام ہر گھر تک بجلی پہنچانا، بیس ارب روپے کا پیکج بھی Approve کرایا چیف منسٹر صاحب نے PESCO میں Investment کرنے کے لئے تاکہ گرڈ، فیڈرز اے بی سی کیبل پورے صوبے میں، یہ قبائلی اضلاع کے علاوہ ہے جہاں پہ ہم اے آئی پی سے قبائلی اضلاع کی بجلی کی Investment کرتے ہیں اور یہ بھی Commitment کی ہے اور اس پہ میرے خیال میں اگلے ایک دو ہفتوں میں میٹنگ ہو گی کہ یہ پیسہ ان شاء اللہ اگلے دو سالوں میں لگے گا۔ اب یہ PESCO کا کام ہے، I don't know یہاں PESCO سے کوئی آیا ہے؟ لیکن انہوں نے کرنا ہے، صوبائی گورنمنٹ Out of the way جائے گی، ہم نے بلکہ کہا ہے کہ ہم اپنے پیسے بھی اس میں ڈال دیں گے کیونکہ ہمیں لوگوں کی زندگیاں آسان کرنی ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے باوجود یہ Important issue ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ جو باقی ہم نے IGCEP Gain کے لحاظ سے کی ہے، جب یہ سٹینڈنگ کمیٹی جائے تو اس پہ بھی ڈیبیٹ ہو اور End میں میں تھوڑے سے Facts جو ہیں وہ Clear کروں گا شاید جو سب سے بڑی گیم کی، جو ڈیسکوز تھیں ساری وہ کورٹ گئی تھیں Wheeling کے Concept کے خلاف Wheeling کا Concept کیا ہے کہ جو ہم بجلی پیدا کرتے ہیں وہ ہم خیبر پختونخوا میں صنعت کو یا باقی پاکستان میں جو ہے وہ صنعت کو بیچ سکیں، جہاں پہ گورنمنٹ ایک دو تین چار روپے کی Cost جو ہے وہ ہم سے لیں لیکن ہم اپنی انڈسٹری کو سستی بجلی Sale کر سکتے یا پھر ہم باقی پاکستان میں اپنے ریونیو بڑھانے کے لئے زیادہ ریٹ پہ سستی بجلی Sale کر سکتے ہیں، IGCEP کے Approve ہونے میں ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ Commitment لی کہ جو Wheeling پہ DESCOS کے اعتراضات تھے کہ وہ نوے دن کے اندر Solve ہوں گے، جناب سپیکر، NTDC نے اعتراضات کئے

تھے ہماری Provincial Transmission and Distribution Company پہ وہ ان سے Commitment لی کہ وہ اعتراضات وہ واپس لیں گے، ہم اس کے Development میں تو ویسے ہی آگے جا رہے ہیں لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ادارے ہمارے اداروں کے Against جائیں، اب ان دو چیزوں کی Significance کی ہے، ان دو چیزوں کی Significance یہ ہے کہ اگر یہ جلدی ہوئے تو ایک تو Wheeling سے ہمیں اربوں روپے کا اضافہ بھی ہو سکتا ہے اور ہماری انڈسٹری کو سستی بجلی مل سکتی ہے کیونکہ تقریباً کوئی تین سو میگاواٹ کی بجلی تو آج ہمارے پاس موجود ہے اور دوسری Significance یہ ہے کہ ایک Lower Spat Gah کی بات کی جو کہ Committed project سے Candidate project بن گیا ہے، ایسے کئی پراجیکٹ ہم پرائیویٹ سیکٹر میں بھیج سکیں گے، IPP کے طور پہ بھیج سکیں گے، PPP کے طور پہ بھیج سکیں گے کیونکہ Wheeling کا دروازہ ہو گا، ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کو Involve بھی نہیں کرنا پڑے گا، تو یہ جو Wheeling کا Concept ہے کہ ہم اپنے پیروں پہ اٹھیں، یہ اگر جیسے ہمارے ساتھ Commitment ہوئی، جو چیف منسٹر صاحب نے Efforts کی ہیں، یہ Solve ہو جائے تو جناب سپیکر، اس سے اس صوبے کی تقدیر بدل جائے گی۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی Commitment لی کہ اور یہ ایک بات حقیقت ہے کہ ایک وقت میں Hydro Power کی جو Levelized cost تھی، Levelized cost ہوتی ہے کہ جو اس کی زندگی میں جو اوسطاً Cost per unit ہوتی ہے، وہ باقی سب سے سستی تھی، آج اس پہ بحث ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب Precise کریں۔

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: سر، میں Finish کر رہا ہوں کہ Solar اور Wind کی قیمت جو ہے وہ Hydro کے مقابلے میں کتنی ہے لیکن وہ Competitive ہو گئی ہے، تو ہم نے یہ بھی Commitment لی کہ چھ مہینے کے اندر ایک نئی Hydro Power Strategy بنے گی جس میں صوبہ سب سے بڑا Stake holder ہو گا اور ان شاء اللہ اس میں بھی اپوزیشن کا Input چاہیئے، اس لئے بھی یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنا ضروری ہے اور اگر یہ سارا ہو جائے تو ان شاء اللہ ہمارے پاس ابھی سے بہتر Hydro Power Sector ہو گا جو کہ بڑے Hydro Power Projects بھی بنا سکے گا اور ہمیں خود بھی سوچنا چاہیئے کہ صرف واپڈا ہی سٹوریج کے ڈیمز کیوں بنائے، ہم کیوں نہ بنائیں؟ جو Mid size بھی بنا سکے گا جو Mini اور Micro بھی بنا سکے گا جو لوکل لیول کو بجلی دے سکتا ہے، تو یہ سارے ایشوز ڈسکس کرنے چاہئیں، Hydro

جو ہے وہ اس صوبے کی Economy کی اور انرجی سیکورٹی کی بالکل جو ہے وہ Heart ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں ڈسکس کرنا چاہیئے لیکن یہ بات Clear ہو کہ اس صوبے کے Rights کے اوپر یہ حکومت ایک Step بھی پیچھے نہیں لے گی (تالیاں) اور Hundred percent اس صوبے کی ہر چیز کا جو دفاع کرنا ہے وہ ان شاء اللہ کرے گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the call attention, moved by Mr. Salahuddin, Inayatullah Khan Sahib, Mr. Ahmad Ali Kundi Sahib, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it….

(Interruption)

جناب سپیکر: مائیک کھولیں، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، ان کو Instructions issue کریں کہ وہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ دوسری سٹینڈنگ کمیٹی کے Proper routine میں نہ بلائیں، اس پہ فوری طور پہ مطلب جلدی بلائیں، جی ہاں، پارلیمانی لیڈرز کو بھی بلائیں تاکہ وہ بھی اپنا Input دیں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ Standing Committee on Power ہے، اس کو ظاہر ہے یہ ریفر ہو گا اور وہ ایک مہینے کے اندر اندر اپنی رپورٹ، ایک مہینے کا ٹائم ٹھیک ہے، مہینے کا ٹائم ٹھیک ہے نا، ایک مہینے میں رپورٹ دے دے کیونکہ اتنی Detailed discussion کرنی ہے One month, thirty days.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں پر ٹیکس مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: The Advisor to the Chief Minister for Excise and Taxation, to please move that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Khaleeq ur Rehman (Advisor for Excise & Taxation): Speaker Sahib, I wish to move that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں پر ٹیکس مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The Advisor to Chief Minister for Excise and Taxation, to please move that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be passed.

Advisor for Excise and Taxation: I wish to move that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, please start discussion on adjournment motion No. 341. Ji, Ikhtiyar Wali Sahib.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: سر، میں ریکویسٹ کروں گا، یہ آخری آئٹم ہے، میری بہن نعیمہ کشور کی، ان سے بصد آداب اور تمام ہاؤس سے، اگر مجھے آپ تھوڑا ساAllow کریں، یہ ہمارے اور سیز پاکستانی جو ہیں، خاص کر جو سعودی عرب کے ہیں، وہ پھنسے ہوئے ہیں، میں ان کے بارے میں کوئی ریزولیوشن لانا چاہتا ہوں، تقریباً تین لاکھ سے زائد پاکستانی اس وقت Stuck ہیں اور وہ بہت مشکل میں ہیں، یقین کریں وہ رو رو کر Call کرتے ہیں So, I wish to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow me to move the resolution, in the House. میری ریکویسٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ تو ریزولیوشن نہیں پاس کرنے دیتی کسی کو۔

جناب اختیار ولی: سر، میں نے بہن سے پہلے ریکویسٹ کر دی تھی۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اوورسیز کے بارے میں کوئی Important resolution ہے، بڑی Important ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، کل مجھے آپ نے بات کرنے کی اجازت بھی نہیں دی، میں کیا کہنا چاہ رہی تھی، ایک Mis-understanding بھی پیدا ہو گئی، تو آپ نے مجھے بات ہی کرنے نہیں دی، آپ مجھے بات کرنے دیتے، میں کہنا یہ چاہ رہی تھی، گورنمنٹ کی طرف سے دو ریزولیوشنز آئیں، ایک آئی کہ 1122 کے لئے کوئی ریلیف دے دیں، ایک ریزولیوشن آئی کہ ہاسپیٹلز کو ریلیف دے دیں، ایک کوئی دوسری ریزولیوشن آئی، تو میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم اپوزیشن ریزولیوشن پاس کریں، اس کی سمجھ آتی ہے کیونکہ ہم اپوزیشن میں ہیں، یہ گورنمنٹ کیوں ریزولیوشن لاتی ہے؟ ان کی تو گورنمنٹ ہے، ان کو تو کرنا چاہیئے، ان کو تو آنا چاہیئے، ان کو تو آرڈر کرنا چاہیئے، ایک نوٹیفکیشن کا کام ہے Rescue 1122 کو وہ دینا چاہیئے، وہ دے دیں، یہ ہاسپیٹل میں کام کرنا چاہتے ہیں، گورنمنٹ ہے، ان کی کریں، تو یہ کیوں ریزولیوشن لا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اصل میں سارے ممبرز کا استحقاق ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں یہ نہیں کہنا چاہ رہی تھی ریزولیوشن لانا ہمارا حق ہے، اس لئے میں کہہ رہی تھی کہ مجھے بات کرنے دیں، ایک ایک بندہ کھڑے ہو کر تین تین ریزولیوشن لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بات یہ ہے کہ منسٹر نہیں لا سکتے لیکن ممبر لا سکتے ہیں، بہادر خان صاحب کو نسی Constitution کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، کوئی Constitution کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

جناب بہادر خان: مہربانی سر۔
جناب سپیکر: ٹھہریں نا، ابھی ان کا نمبر ہے نا، دیتے ہیں، آپ کو ٹائم دیتے ہیں نا، آپ کیا چاہتے ہیں؟ جی۔
جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): اسمبلی میں بیٹھے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ ریزولیوشن لانا اپوزیشن کا حق ہے، اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ ہے، گورنمنٹ کام نہیں کر سکتی، اس اسمبلی کی ایک طاقت ہے، ابھی میں نے بات کی ہے، جیسے آپ نے Highlight کیا کہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں ایک خامی ہے، اگر وہ Respond نہیں کر رہا ہے اسمبلی کو، اسمبلی کے وقار میں کمی ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی گورنمنٹ کے بندے نے، بلکہ گورنمنٹ ایم پی اے تو ہر ایک ایم پی اے ریزولیوشن لا سکتے ہیں، وہ ریزولیوشن پاس ہو جائے، اسمبلی کی طاقت سے کوئی بھی چیز پاس ہو جائے اس کی ایک Strength ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ ایسے Remarks نہ کیے جائیں تاکہ ہم اسمبلی کو Strengthen کریں۔
جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب کو ریزولیوشن دے دیں، تھینک یو جی، اختیار ولی صاحب، دو ریزولیوشنز جو ہیں، جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Ikhtiar Wali: Sir, I wish to move that rule 124 may be suspended, under rule 240, and allow me to move this resolution, in the House.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rules 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ji, Ikhtiar Wali Sahib.

قرار دادیں

Mr. Ikhtiar Wali: Thank you very much. Thank you everyone.
اوورسیز پاکستانی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے سعودی عرب میں کام کرنے والے اوورسیز بھائی ایک لمبے عرصے سے Direct flight کی بندش کی وجہ سے پاکستان میں پھنسے ہوئے ہیں، لاکھوں افراد بے روزگار ہو چکے ہیں، واپس جانے کے لئے مختلف اور مشکل حربے اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک مافیا نے ان لاچار مزدوروں سے لاکھوں روپے فی کس وصول کر کے ان لوگوں کو

براستہ کینیا، ازبکستان، تاجکستان، مالدیپ، بحرین اور کئی افراد کو براستہ افغانستان بھی بھیجا جارہا ہے۔ تقریباً تین لاکھ اوورسیز پاکستانی اس وقت پاکستان میں پھنسے ہوئے ہیں اور مکمل طور پر Vaccinated ہیں اور Vaccine بھی وہی جو سعودی حکومت اور WHO کی Approved list پر شامل ہے، وہی Vaccine لگوا کر اب Direct flight کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے بذریعہ قرارداد مطالبہ کرتی ہے کہ سعودی عرب حکومت سے فوری طور پر رابطہ کر کے Direct flights بحال کرنے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے تاکہ یہ لوگ واپس جاکر اپنی محنت مزدوری کر سکیں اور ملکی معیشت کے ساتھ ساتھ اپنے گھر کا نظام بھی باعزت طریقے سے چلا سکیں۔ شکریہ، اور میرے ساتھ۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

سید احمد شاہ صاحب، ریزولیوشن پیش کریں جی، بس دو ریزولیوشنز ہیں، پھر آپ کریں، پھر (مداخلت) ریزولیوشنز پہ لگ جائیں گے، یہ کوئی Important nature کی ہیں تو اس پہ کر رہے ہیں۔ جی شاہ صاحب۔

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی)</u>: جناب سپیکر، یہ قرارداد محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، جناب ارشد ایوب خان، جناب لیاقت علی خان، جناب سردار حسین بابک صاحب، رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا۔

جناب سپیکر، ہر گاہ کنٹونمنٹ بورڈ ایبٹ آباد میں رہائشی اور کمرشل جائیدادوں پر دس سے گیارہ فیصد زائد ٹیکس لگایا ہے جبکہ کنٹونمنٹ بورڈ ایبٹ آباد کے بیشتر علاقے حالیہ بارشوں سے شدید متاثر ہوئے ہیں، ان کو ریلیف دینے کے بجائے مزید ٹیکس میں اضافہ کر دیا ہے، لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ ایبٹ آباد کو ٹیکس میں غیر معمولی اضافہ سے روکا جائے اور موجودہ سال سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے اس ٹیکس میں چھوٹ دی جائے۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that resolution, moved by honorable Member(s) may be passed? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Naeema Kishwar, Sahiba. Discussion on Adjournment Motion. No. 341: Ji, Naeema Kishwar Sahiba, Humaira Khatoon, Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: پہلے نعیمہ کشور صاحبہ، جی، آرام سے تشریف رکھیں عبدالسلام خان، روز نئی ریزولیوشن لے آتے ہیں آپ جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، آج کل جناب سپیکر صاحب، ایک بہت زیادہ چونکہ یہ ایشو ڈسکس ہو رہا تھا ہمارے اسمبلی میں بھی، وفاقی منسٹر صاحب نے آکر ہمیں-----

(اس مرحلہ پر جناب محمد ادریس، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ویلکم جی، تو سپیکر صاحب، چونکہ ایک وفاقی منسٹر صاحب نے آکر یہاں پہ بھی EVM کی ایک Presentation ہمارے ممبران کو دی اور پورے ملک میں آج کل EVM کا BVM مطلب Biometric Voting Machine اور Electronic Voting Machine پر آج کل بہت زیادہ مسئلہ بنا ہوا ہے، چونکہ الیکشن میں بھی دو سال رہ گئے ہیں تو میرے خیال میں ایک اہم ایشو ہے کہ ہم اس پہ بحث کریں کیونکہ یہ اگر ہم دیکھیں تو یہ ایسا نہیں ہے، ہم آج کل جو دیکھ رہے ہیں کہ ایسا لگ رہا ہے کہ آج ہم جب بحث کر رہے ہیں، پہلے میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم ایسے بحث نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو EVM ہے یا جو ٹیکنالوجی ہے، اپوزیشن کا یہ رویہ ہے کہ میں نہ مانوں، بلکہ یہ نظر آرہا ہے کہ آج کل گورنمنٹ کا یہ رویہ رہا ہے جو حکومت ہے وہ کہہ رہی ہے کہ میں نہ مانوں، کیونکہ آج صرف اپوزیشن نہیں بلکہ ECP جو ہے، الیکشن کمیشن جو بھی ہے وہ چونکہ ایک آزاد آئینی ادارہ ہے اور ان کی طرف سے اس پہ Observations آرہے ہیں، بلکہ اگر آپ دیکھیں، حکومت کا یہ Stance ہے اور یہ میڈیا پہ نظر آرہا ہے

کہ پہلی بار یہ حکومت Electronic Voting Machine لا رہی ہے جبکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے، میں آپ کو اسی کی تھوڑی سی وہ تفصیل بتاؤں، 2017 میں جب ہم الیکشن ریفارمز کر رہے تھے، چونکہ میں اس کمیٹی کی خود بھی حصہ تھی، تو اس میں ہم نے Electronic Voting Machine اور اوورسیز کے لئے ایک الگ کمیٹی بنائی تھی اور اس کی سب کمیٹی بنائی تھی اور اس کو ہیڈ کر رہے تھے عارف علوی صاحب، اور اس سب کمیٹی کی بھی میں ممبر تھی اور ہم نے آٹھ مہینے میں اس کی Fact finding کر کے اور بہت ساری تقریباً ہم نے پندرہ کمپنیوں کی مشینیں منگوا کر ہم نے ان کا معائنہ کیا تھا، ایسا نہیں ہے کہ یہ پہلی بار جو پرسوں ہمیں مشینیں دکھائی گئیں، پہلی بار یہ مشینیں ہم نے دیکھیں، تقریباً پندرہ سے بیس کمپنیوں سے ہم نے مشینیں منگوائیں اور ان کا ہم نے معائنہ کیا، پھر اس کے بعد جب ہم نے الیکشن ریفارم کیا تو الیکشن لاء 2017 میں ہم نے ایک Clause رکھی ہے، Clause 130 جو ہے، اس کے Through ہم نے، اگر آپ کو پتہ ہو تو جو یہ NA-4 ہے، اس کا الیکشن جو بائی الیکشن ہے، وہ اس کا ٹرائل کے طور پہ کیا گیا اور چکوال کا جو الیکشن ہے، وہ بھی اسی 130 ہمارا جو Election rule ہے، اسی کے تحت کیا گیا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ الیکشن کمیشن Trial کے طور پہ کچھ حلقوں میں یہ Trial کرے گا اور اس کی رپورٹ قومی اسمبلی میں جمع کرے گا، قومی اسمبلی میں اس پہ بحث ہوگی اور پھر اس پہ قانون سازی ہوگی۔ اب ہوا یہ ہے کہ NA-4 چکوال میں کچھ حلقوں میں اس کا Trial ہوا ہے، اس کی Finding قومی اسمبلی میں جمع کی گئی ہے لیکن نہ تو یہ حکومت اس جو اس کی Finding ہے الیکشن کمیشن کی، قومی اسمبلی میں جو جمع ہوئی ہے، اس پہ بحث ہو رہی ہے، نہ اس پہ قانون سازی ہو رہی ہے لیکن اپنی ایک کچھ مشینیں لا کر وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہم نے Biometric پہ جانا ہے، یہ ہم نہیں کہہ رہے کہ ہم نے ٹیکنالوجی کو بالکل Deny کرنا ہے، ہم نے ٹیکنالوجی کو نہیں کرنا، ایک نہ ایک دن ہم نے اس پہ جانا ہے۔ اس وقت اگر میں آپ کو کہوں تو پوری دنیا میں صرف سات جو جمہوری ملک ہیں، ان میں Electronic Voting Machine چل رہی ہے اور ان میں سے بھی چار، جو جرمنی ہے، ناروے ہے، کچھ اور تین ممالک ہیں، وہ واپس ہو گئے ہیں، اگر ہم اپنے پڑوسی ملک انڈیا کی مثال دیں تو اس میں بائیس سال اس پہ Trial ہوا ہے اور بائیس سال کے بعد بھی اگر اب بھی آپ دیکھیں تو اس کی اپوزیشن جو ہے، وہ اس پہ سراپا احتجاج ہیں کہ نہیں ہونا چاہیئے، امریکہ جیسے Developed ملک میں صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ یہ Hack ہو چکی ہے اور ہمارا جو الیکشن روس نے وہ کیا ہے۔ اسی طرح اگر یہاں پہ مجھے جواب دیا جاتا ہے کہ EVM کو ہم وہ نہیں کر سکتے، اب یہ جو مشین لے

کر آئے ہیں اور چونکہ اب جو ابھی موجودہ Situation ہے اگر میں اس کی بات کروں، جو ابھی الیکشن کمیشن کے طرف سے 37 سوالات آئے ہیں تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ گورنمنٹ کی مشین کو دیکھ کر انہوں نے 37 اعتراضات کئے ہیں، انہوں نے As a whole کہ کیا اگر ہم EVM اور BVM پہ جائیں گے تو کیا اعتراضات ہوں گے؟ اس کو مدنظر رکھ کر وہ اعتراضات اٹھائے ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ ہمارے جو مرکز کے منسٹر تھے جس نے پہلے تو کچھ ایسے بیانات دیئے کہ اس کو آگ لگا دو، اس کے خلاف ایسے بیانات دیئے کہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے آئینی اداروں کو متنازعہ بنایا گیا ہے، تو میرے خیال میں یہ بڑی افسوسناک بات ہے، اس سے کیا میسج جارہا ہے، کیا اس سے ان اداروں کو ہم کیا میسج دے رہے ہیں کہ ہم پہلے سے الیکشن کو متنازعہ بنارہے ہیں کیونکہ یہ Possible ہی نہیں ہے، ابھی دو سال باقی ہیں اور دو سال میں ہم اگر EVM پہ یا BVM پہ جائیں گے تو ہمیں تقریباً دس کروڑ ووٹرز کو Train کرنا پڑے گا جو ناممکن ہے۔ اس کے ساتھ اگر پولنگ سٹیشن دیکھیں تو ہمیں تقریباً نوے لاکھ مشینیں بنانا پڑیں گی اور وہ بھی صرف EVM کی ایک مشین کے ساتھ Paper Trial کی اور دوسری مشینوں کے علیٰحدہ ہوں گے، اس پہ خرچہ تقریباً ہمارا ساٹھ ارب روپے آئے گا، جو پچھلا ہمارا الیکشن ہوا ہے وہ ہمارا چار ارب روپے میں ہوا ہے، کیا ہمارا ملک اتنا وہ ہے کہ ہم ساٹھ ارب روپے ان مشینوں پہ لگا سکیں؟ کیا ہمارے لوگ اتنے Educated ہیں ابھی کہ ہم ان دو سالوں میں ان کو اتنا Train کر سکیں کہ وہ اس کو کر سکیں، اتنی جلدی میں اس کو کر سکیں؟ کیا ہم ان مشینوں کے لئے جو آئی ٹی ماہرین ہیں وہ Train کر سکتے ہیں، کیا یہ ہم جو یہ مشینیں بنارہے ہیں، جو گورنمنٹ کا بڑا زور ہے کہ ہم بنا کر دے دیں گے، تو پہلے میں ان کے نالج میں لانا چاہ رہی ہوں کہ یہ مشینیں الیکشن کمیشن کا کام ہے، الیکشن کمیشن Bound نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ کی تیار کردہ مشینیں لے کیونکہ ہمارا جو وفاقی منسٹر ہے، وہ کہتا ہے کہ میں یومیہ تقریباً دو ہزار مشینیں بنانے کے قابل ہوں، میں یومیہ دو ہزار مشینیں بنا سکتا ہوں لیکن یہ بالکل Possible نہیں ہے کیونکہ الیکشن کمیشن ٹینڈر دے گا اور جس سے مرضی وہ مشین لے گا، ECP ان کا Bound نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ کی مشین لے، اگر وہ گورنمنٹ کی مشین لیں گے تو یہ تو Pre poll دھاندلی ہے، وہ تو Float کرے گا ٹینڈر، اور پھر وہ جس سے چاہے کم قیمت پہ اور جس کو وہ مناسب سمجھے وہ ان سے لے گا، تو پھر کیا وہ بندہ جس کمپنی سے بھی وہ مشین لے، کیا وہ اتنی مشینیں بنا کر دے سکے گا؟ اور یہ وفاقی حکومت نے جو ECP کو جو انہوں نے Presentation دی ہے، انہوں نے کہا ہے جو ہمارا ساٹھ ارب روپے اس پہ

خرچہ آئے گا، یہ تو صرف ہم نے این اے کے الیکشن کے لئے کیا ہے، تو پھر ہمارا صوبائی الیکشن کیا، پھر یہ Paper پہ ہوگا؟ اور پھر سب سے بڑی بات کہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے کیونکہ آئین میں ہے کہ ووٹ کی Sanctity ہونی چاہیئے، ووٹ کی جو Sanctity ہے وہ برقرار رہنی چاہیئے، جو ہمارے سینیٹ کے الیکشن میں ان کے ساتھ ہوا، تو پھر اس دوران اگر یہ لوگ پھر آرڈیننس لے کر آتے ہیں یا پھر یہ لوگ مشترکہ اجلاس میں جاتے ہیں تو میرے خیال میں یہ افسوس کی بات ہوگی کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں جب ہم نے آئینی اصلاحات کئے، اس کے لئے ہم نے پارلیمانی کمیٹی بنائی، تقریباً چھ سے آٹھ مہینے تحریک انصاف نے اس سے بائیکاٹ کیا، پھر بھی ان کا انتظار کیا گیا، ان کو منایا گیا، ان کو واپس لایا گیا کیونکہ الیکشن میں تمام جماعتوں نے مل کر حصہ لینا ہوتا ہے، تو تمام جماعتوں نے متفقہ وہ آئینی ترامیم کیں اور وہ ایسی آئینی ترامیم تھیں جو میرے خیال میں جو قانونی ماہرین کہتے ہیں کہ 18th Amendment کے بعد سب سے بہترین جو آئین سازی ہوئی ہے وہ الیکشن ریفارمز ہوئے ہیں، الیکشن ریفارمز کا جو الیکشن لاء 2017 بنا ہے کیونکہ وہ نو قوانین کو یکجا کر کے ایک قانون بنایا گیا ہے اور اس میں پھر EVM اور BVM، دوسرا اوورسیز کی اکثر بات ہو رہی ہے، اوورسیز کے بارے میں ایک غلط پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ ہم اوورسیز کو ووٹ کا حق دے رہے ہیں، یہ بالکل غلط بات ہے، اوورسیز کو ووٹ کا حق حاصل ہے، وہ ووٹ دے سکتے ہیں، By ڈاک ووٹ کا حق دے سکتے ہیں یا وہ یہاں آکر وہ ووٹ اپنا استعمال کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ اس کو وہ ووٹ کا حق By biometric دینا چاہتے ہیں یا BVM کے Through دینا چاہ رہے ہیں تو پھر کیا ایک ممبر کو یا جب Candidate پھر وہ کس طرح اس کو رسائی دے گا؟ پھر اس کو بھی حق ہونا چاہیئے کہ اپنے ووٹر تک رسائی حاصل کر سکے، پھر میرے پاس بھی اتنے وسائل ہونے چاہئیں، ایک Candidate کے پاس اتنے وسائل ہونے چاہیئے کہ اپنے ووٹر تک رسائی حاصل کر سکے۔ تو یہ میرے خیال میں ایک بہت اہم ایشو ہے اور جب تک تمام جماعتیں اور ECP اس پہ مل کے کوئی مشترکہ لائحہ عمل نہ بنا سکیں تو میرے خیال میں اس پہ یہ جو جلد بازی ہو رہی ہے آج، یہ نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ آنے والے دنوں میں جس طرح یہ ادارے اور آئینی ادارے ہمارے متنازعہ بن رہے ہیں، یہ اس سے مزید متنازعہ ہوں گے کیونکہ آج کل جو حالات چل رہے ہیں، جو ECP کے خلاف بیانات آرہے ہیں کیونکہ پہلے جو 2018 کا الیکشن ہوا اور ہماری اپوزیشن نے ECP کے بارے میں کچھ باتیں کیں یا الیکشن پہ سوالات کھڑے کئے تو اسی حکومت نے کہا کہ اس ECP کو آپ لوگوں نے لگایا ہے اور اب آپ اس پہ اعتراض کر رہے ہیں، تو آج ہم بھی حق بجانب ہیں کہ پوچھ سکیں

کہ ان ممبران کو آپ لوگوں نے لگایا ہے اور آپ ہی اس ECP کے یا جو چیف الیکشن کمشنر ہیں، جو آپ کا اپنا لگایا ہوا بندہ ہے، آج اس کو آپ کہہ رہے ہو کہ آپ استعفیٰ دو یا آپ آگ لگا لو یا آپ کسی اور کی نمائندگی کر رہے ہو، تو یہ میرے خیال میں اسی قسم کی چیزوں سے ہمیں پرہیز کرنا چاہیئے اور آج جو بات ہو رہی ہے کہ ہم اس کو مشترکہ اجلاس میں لے کر جا رہے ہیں، اس سے بھی پرہیز ہونی چاہیئے اور تمام جماعتوں کے ساتھ مل کر لے کر چلنا چاہیئے، تب اگر انتخابی اصلاحات ہوں گی تو تمام سیاسی جماعتیں بھی اس کو مانیں گی اور عوام کا بھی اس پہ اعتماد ہو گا اور ECP کا بھی اعتماد ہو گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، مس حمیرا خاتون ایم پی اے، پلیز۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، نہایت ایک اہم موضوع پہ میرے خیال میں بات ہو رہی ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ میرے خیال میں حکومت اگر اس وقت ایک ایسی پوزیشن میں تھی، وفاق میں بھی اور صوبے میں بھی، تو ان کو تمام جو سیاسی پارٹیاں ہیں ان کو On board لینا چاہیئے تھا اور اس طرح کے کچھ فیصلے جو ہیں وہ میرے خیال میں اکیلے نہ کرنے کے ہوتے ہیں اور نہ وہ قابل عمل ہوتے ہیں۔ میرے کچھ سوالات ہیں جو میرے خیال میں منسٹر صاحب ان کے جوابات دے دیں گے اپنے جواب دینے میں۔ پہلا سوال میرا یہ ہے کہ آیا ہم ان مشینوں کو جو ہم ساٹھ ارب کی لاگت سے بنائیں گے اور وہ بھی صرف قومی اسمبلی کے ایک اس کے لئے ہو گی، الیکشن کے لئے ہو گی تو کیا آیا ہم ہر پانچ سال کے بعد مشینوں پہ اتنی لاگت کے اخراجات کریں گے اور بنائیں گے؟ دوسرا یہ کہ اس کے نتائج میں ہمیں کہاں سے یہ گارنٹی ملے گی کہ اس کے نتائج Hack کرنے کے اس میں Chances نہیں ہوں گے؟ اس میں کسی دھاندلی کے امکانات نہیں ہوں گے بلکہ یہ خالصتاً صاف اور شفاف الیکشن ہو گا جبکہ یہ سسٹم جو متعارف کروایا جا رہا ہے، یہ میرے خیال میں پوری دنیا میں صرف پاکستان کے اندر اس کی پریکٹس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کے خدشات کو کیسے دور کیا جائے گا؟ میرا تیسرا سوال ہے کہ دوبارہ گنتی کا کیا آپشن اس میں دیا جائے گا؟ میرا چوتھا سوال ہے کہ دھاندلی کے چیلنج کرنے کا آپشن اس میں کیسے رکھا جائے گا؟ میرا پانچواں سوال ہے کہ مشینوں کے مسلسل پورے پاکستان میں بیک وقت کارکردگی کو کیسے ممکن بنایا جائے گا؟ جبکہ ہمارے 75 Percent areas جو ہیں وہ Rural areas پہ Depend کرتے ہیں۔ میرا چھٹا سوال ہے کہ آیا کیا تمام پارٹیوں کے مسترد کرنے کے باوجود اس کو لاگو کیا جائے گا؟ اور میرا ساتواں سوال ہے کہ کتنے

سرمائے سے اس پر کام ہو رہا ہے اور ٹوٹل اس پہ صوبائی اسمبلیوں کی اگر آپ Seats کو بھی ڈالتے ہیں تو مزید کتنا اس پہ سرمایہ لگے گا؟ میرا آٹھواں سوال ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ووٹ دینا جو ہے یہ مہذب معاشروں کے اندر ایک قومی فریضہ ہے اور میرے خیال میں اس میں ایک ارب پتی، ایک کھرب پتی یا ایک کسان اور مزدور، Youth اور خواتین سب اس میں حصہ لیتے ہیں، لہٰذا ہمارے اس سسٹم کو نیچے تک کیسے اتارا جائے گا، اس کے لئے کیا Mechanism طے کیا گیا ہے؟ اور میرا آخری سوال یہ ہے کہ Biometric system کے ذریعے جو یہ ووٹنگ کا پراسیس ہو گا تو جن لوگوں کی انگلیوں کے نشانات مٹ چکے ہوں گے تو ان کے نتائج کا کیسے فیصلہ ہو گا؟ اور آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ حکومت اپنے تمام دعووں اور وعدوں میں جس طرح سے ناکام رہ چکی ہے وہ اوورسیز کو حق دینے کی بجائے اس سسٹم کو لانے کے بعد ان سے حق چھین رہی ہے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو چیئرمین صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس اہم موضوع پر آپ نے موقع دیا۔ چیئرمین صاحب، ہم تو سوچتے ہیں اس مشین کے حوالے سے کہ ملک میں بہت سارے مسائل ہیں، ان سارے مسائل کو چھوڑ کر ہم ایک مشین کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ ہم نے Electronic Voting Machine لانا ہے، تو اس پر لوگوں کے ضرور خدشات بھی ہوں گے اور لوگوں کے تحفظات بھی ہوں گے۔ چونکہ ملک میں بہت سارے مسائل کو چھوڑ کر ہم اس مشین کو ہمارے وفاقی وزیر ایک جگہ سے لے کر دوسری جگہ پہ رکھ کر وہاں پہ بریفنگ دیتا ہے، دوسری جگہ سے لے کر دوسری جگہ اس کی اہمیت بیان کر رہا ہے لیکن جناب سپیکر، ہم یہ سوچتے ہیں کہ اس ملک میں بہت سارے ایسے مسائل ہیں کہ ان کو Address کرنا اس لئے ضروری ہے کہ میرے علم کے مطابق اس مشین پر ساٹھ سے لے کر نوے ارب تک اس کا خرچہ آئے گا اور یہ صرف دو بار یہ الیکشن کروانے کے قابل ہو گی۔ تو جناب سپیکر، اس غریب ملک میں جو لوگ خودکشی کر رہے ہیں، بیروزگاری کی وجہ سے جو لوگ مر رہے ہیں دو تین سو روپے پیدا کرنے کے لئے، جناب سپیکر، یہ ان لوگوں کے گھروں میں کھانا نہیں ملتا شام کو، اور ساٹھ ستر ارب روپے ایک مشین پر خرچ کر رہے ہیں، تو جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ظلم کر رہے ہیں ہم اس ایوان کے ساتھ، ہم اس ملک کے ساتھ، ایسا لگ رہا ہے جس طرح اس مشین کی وہ پوزیشن بیان کی جا رہی ہے کہ اس میں بالکل ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ایسا کوئی سسٹم بنا رکھا ہے کہ وہ بالکل رزلٹ نکال

کر پہلے اس نے امیدواروں کو چنا ہوا ہے کہ اس بندے نے الیکشن جیتنا ہے، اس ملک میں ہم نے اپنے عوام کو کیا بجلی Completely دی ہے آج کے دن تک، کیا ہم نے ہیلتھ اس کو Provide کی ہے، کیا ہم نے ایجوکیشن Provide کی ہے، کیا ہم نے اس ملک میں بدامنی پہ کنٹرول کیا ہے کہ ہم اس سے جا کر اتنی غیر ضروری باتوں پہ لگے ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، دنیا کی اس بدلتی ہوئی صورتحال کے مطابق کہ پوری دنیا میں صورتحال بدل رہی ہے جناب سپیکر، دنیا کے پورے کے پورے جو گروپس تھے، جو الائنس تھے وہ اب ایک دوسرے کو اپنے ساتھی چیلنج کر رہے ہیں اور ہم لگے ہیں کہ ہم نے الیکٹرانک ووٹنگ مشین بنایا ہے، جناب سپیکر، یہ انتہائی ظلم ہے اس ملک کے ساتھ، ان مظلوم قوموں کے وسائل کو لوٹ کر اس طرح کی مشینیں بنانا یہاں کے عوام کے ساتھ ظلم ہے۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے جو کال اٹنشن تھا بجلی کے حوالے سے کنڈی صاحب کا اور دوسرے بھائیوں کا، اس پر جو بات کی گئی، جو ہمارے صوبوں کو لوٹتے ہیں، جو مظلوم قوموں کے وسائل کو لوٹ کر مرکز کے پاس جاتے ہیں اور وہ وہاں پہ بیٹھ کے اس طرح کی مشینیں بناتے ہیں، دوسری طرف اگر اتنی ٹیکنالوجی کا شوق ہے ہمیں، اگر ایک ٹیکنالوجی میں اتنے آگے جانا ہے ہمیں تو جناب سپیکر، میرے علاقے میں آج کے دن تک موبائل نیٹ ورک نہیں ہے، جنوبی وزیرستان وانا، محسود بیلٹ نارتھ وزیرستان کی تحصیل گڑیوم، تحصیل دوسلئی، تحصیل دتہ خیل، یہ سارے کے سارے علاقوں میں موبائل نیٹ ورک کے ہوتے ہی ایک ہفتے سے اس کو بند کیا ہے۔ جناب سپیکر، ایک طرف ہم الیکٹرانک سسٹم کی طرف بڑھ رہے ہیں، دوسری طرف ہم لوگوں کو سادہ نیٹ ورک نہیں فراہم کر سکتے، کیا یہ زیادتی نہیں ہے؟ جناب سپیکر، ہیں ان چیزوں کو ڈسکس کرنا چاہیئے جو ہمارے ملک کی ضرورت ہے، Electronic Voting Machine کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ایک دن ووٹ لوگ ڈال سکتے ہیں، اگر حکومت کا یہ خیال ہے کہ ہم نے اس مشین پہ رزلٹ نکال کر یہ لوگ تسلیم کر لیں گے، جناب سپیکر، اگر حقیقی الیکشن ہوگا، اگر حقیقی جمہوری الیکشن ہوگا، لوگوں کی رائے کا احترام ہوگا تو سارے کے سارے لوگ تسلیم کر لیں گے لیکن جناب سپیکر، اگر ہم دھاندلی کو مشینوں کے ذریعے چھپانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے، اس غریب ملک کے اس غریب عوام کے اور اس مہنگائی میں جناب سپیکر، اربوں روپے ان مشینوں پہ خرچ کرنا اس ملک کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ تاریخ میں لکھے گا کہ ہم ایسی پوزیشن پہ کھڑے تھے کہ ہم اپنے عوام کو دو وقت کی روٹی نہیں دے سکتے تھے اور ہم اربوں روپوں پہ الیکٹرانک مشین بنا رہے تھے کہ دو سال بعد آنے والے الیکشن میں ہم جیت جائیں،

توجناب سپیکر، میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا ہوں، دوسرے ساتھیوں کو بھی بات کرنا ہو گی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: جی احمد کنڈی صاحب، ٹائم کا ذرا خیال رکھیں کیونکہ نماز کا ٹائم بھی ہو گا تو۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر، آپ کا حکم نامہ آگیا ہے تو بس تعمیل ہو گی، ان شاء اللہ دو منٹ میں ہی Windup کر دیتے ہیں سر۔ جناب سپیکر، بڑی Important بات انہوں نے کی ہے، میں کچھ تھوڑی سی تجاویز دوں گا۔ جس طریقے سے وفاقی حکومت کے وزراء بیان بازی کر رہے ہیں الیکشن کمیشن کے خلاف تو میرے خیال میں یہ الیکشن کمیشن کی جو خود مختاری ہے، جو پی ٹی آئی کا اپنا ایک Vision ہے اور نعرہ ہے، یہ اس کی خلاف ورزی ہے اور جب بھی آپ الیکشن ریفارمز کریں جناب سپیکر، تو الیکشن کمیشن آف پاکستان اگر Onboard نہیں ہوگا، اس کو آپ اعتماد میں نہیں لیں گے تو آپ ان ریفارمز کو کس طرح Implement کریں گے؟ سوال یہ ہے۔ جہاں تک EVM machine کی بات ہے جناب سپیکر، دنیا ٹیکنالوجی کی طرف جا رہی ہے، دوسری رائے اس میں نہیں ہے کیونکہ ٹیکنالوجی کا اور Human being کا اگر موازنہ کیا جائے تو ہم بینکنگ ٹیکنالوجی پہ کر رہے ہیں، E-System پہ جا رہے ہیں، Paperless government کی طرف جا رہے ہیں لیکن جس عجلت کے ساتھ یہ گورنمنٹ مشین پھرا رہی ہے، دربدر پھر رہی ہے تو مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے شاید اس کے پیچھے ان کے کوئی اور مقاصد ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے بڑی ایک بہترین Judgment دی ہے، انہوں نے 2018 میں کہا تھا، اگر آپ Electronic Voting Machine involve کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ As a Pilot Project اس کو آپ انجینئرنگ کونسل کے الیکشن پہ Implement کریں، Bar council کے الیکشن ہوتے ہیں اس میں کریں، اسی طرح لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ہے یا اس کا کم از کم آپ Exercise تو کروائیں ملک میں، ابھی تک Free fair election کے اوپر سوالات ہو رہے ہیں، کبھی Ro elections declare ہو جاتے ہیں، کبھی آپ کا Result Transmission System_ RTS کام چھوڑ جاتا ہے، اتنے بڑے ایک پس منظر کے بعد آپ ایک ایسی چیز لا رہے ہیں جس کے اوپر Consensus نہیں ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں اگر یہ لوگ کچھ کرنا بھی چاہتے ہیں تو Political consensus develop کریں، اس میں جب Political consensus develop ہو گا تو یہ چیزیں Implement ہو جائیں گی لیکن جس انفرادیت سے جس طریقے سے یہ مشین، شبلی فراز

صاحب یہاں پہ آئے تھے، ہم سب نے ان کو بڑا ویلکم کیا، ان کی Efforts کو ہم بڑا خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جس طریقے سے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کام کر رہی ہے لیکن کام ان کا نہیں ہے، وہ اپنا ایکسٹرا کام کر رہے ہیں، اپنی تمام توانائیاں جو ہے ناوہ کسی اور کام میں لگا رہے ہیں، یہ کام الیکشن کمیشن کا ہے، میں پھر کہوں گا الیکشن ریفارمز میں تقریباً کوئی چالیس پچاس امنڈمنٹس انہوں نے دی ہیں اور ان امنڈمنٹس کو اگر آپ دیکھیں تو میرا خیال ہے بہت ساری ایسی امنڈمنٹس ہیں جو کہ Constitutionally violation ہو رہی ہے، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، زیادہ لمبا ٹائم آپ کا نہیں لیتا، انہوں نے کہا ہے جی Constituency کی جو Delimitation ہے، وہ پاپولیشن سے ہٹ کر Number of voters کی بنیاد پہ کی جائے، تو آپ مجھے بتائیں آرٹیکل 51 جو ہے Constitution کا، اس کا سب سیکشن 5 کہتا ہے جو نیشنل اسمبلی کی جتنی بھی Delimitation ہوگی وہ Population based ہوگی، تو مجھے بتائیں یہ امنڈمنٹ جو ہے یہ اس کے ساتھ کیسے آپ Constitution کو Violate کریں گے؟ اس کے علاوہ آپ لوگ NADRA کو اختیار دینے جا رہے ہیں، الیکشن کمیشن آف پاکستان سے اختیار اٹھا کر آپ Electoral roll کی جو امنڈمنٹ ہے یا اس میں Rectification ہے وہ آپ NADRA کو دینے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ باقی جو امنڈمنٹس ہیں، جس طرح انہوں نے بات کی اوورسیز ووٹرز کی، اوورسیز ووٹر کے اوپر کسی کو اعتراض نہیں ہے، اعتراض صرف پروسیجر کے اوپر ہے اور وہ پروسیجر اس وقت Implement ہوگا جب پولیٹیکل پارٹیوں کے درمیان Consensus develop ہوگا، الیکشن کمیشن کو Onboard کیا جائے اور پھر آخر میں ایک اور انہوں نے امنڈمنٹ دی Enlistment of political parties یہ الیکشن ریفارمز میں انہوں نے، جو یہ جو دو ہزار لوگ چاہیئے ہوتے ہیں، اگر آپ پولیٹیکل پارٹی کسی کو بھی Establish کرنا چاہیں، انہوں نے اس کو دس ہزار کر دیا ہے، مشکلات بڑھا رہے ہیں اور آخر میں تو ہم یہی کہیں گے، المیہ یہ ہے اس ملک کا، پہلے میں اپنے گریبان میں جھانکتا ہوں، اس ملک میں سیاسی جماعتیں اپنی Introspection کریں، اپنے اندر پہلے جمہوریت کو پروان چڑائیں، پھر دوسروں کو درس بھی دیں تو اچھا بھی لگے گا، پہلے میں اپنی پارٹی کو کہتا ہوں پھر دوسری پارٹی کو کہتا ہوں، ہمیں Being a worker یہ چاہیئے کہ ہم اپنی پولیٹیکل پارٹیوں کے اندر Consensus develop کریں، اپنی پولیٹکل پارٹیوں کے اندر جمہوریت کو پروان چڑھائیں، ان کے اندر الیکشن کروائیں، ان کے اندر ریفارمز کروائیں اور پھر اس کے بعد درس دیں۔ شکریہ۔

<u>Mr. Chairman:</u> Thank you. Mr. Waqar Ahmad Khan.

جناب وقار احمد خان: شکریه سپیکر صاحب، ډیر وخت نه اخلمه جی، نه Repetition کومه۔ زما دې ورور۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ټائم خیال لږ ساتئ جی، که مانځه ټائم وی، د مازیګر مونځ قضا کیږی بیا۔

جناب وقار احمد خان: زما دې ورور او خوئندو چې کومې خبرې اوکړې، خو زما یو ساده یو دوه سوالونه دی جناب سپیکر صاحب، الیکشن کمیشن Autonomous body ده که Autonomous body نه ده؟ الیکشن کول د الیکشن کمیشن کار دے که د ګورنمنټ کار دے؟ که د الیکشن کمیشن کار وی نو بیا پکار ده چې ګورنمنټ هغه اول On board د ځان سره واخلی او د هغوی سره کېښینی او هغه الیکشن کمیشن دا کوم چې دا ګورنمنټ دا کار شروع کړے دے هغه الیکشن کمیشن اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، که داسې نه وی نو په دېکښې ډیر شکوک و شبهات راځی، چې دا مشین چې دے دا په څه طریقه راغلے دے او په څه طریقه کیږی؟ پکار دا ده چې دا الیکشن کمیشن د دې خبرې تجدید اوکړی او هغه دا ځائے په ځائے ګرځی او هغه Political parties چې دی هغه راغونډې کړی او هغوی په دې باندې On board واخلی، په یو Page باندې واخلی، زما ګورنمنټ ته دا خواست دے چې د دې نه دې ایشو نه جوړوی، ډیر ایشوز دی زمونږ د دې ملک، دا لاء اینډ آرډر، د بیروزګارئ، د مهنګائی، پکار ده چې مونږ په هغې توجه ورکړو او الیکشن کمیشن، الیکشن چې دے هغه د هغه څنګه چې وی هغه شان دې پریږدی، عوامو ته دې پریږدی چې عوام په خپله مرضئ ووټ استعمال کړی، په الیکټرانک مشین دې خپل ووټ نه استمالوی۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب مسند نشین: سردار محمد یوسف، ایم پی اے۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب چیئرمین، پہلے تو جناب چیئرمین آپ کو مبارک ہو، دوسری دفعہ آپ Chair کر رہے ہیں اور دوسرا جو کہ آج کی ایڈجرنمنٹ موشن واقعی نہایت ہی اہم تحریک التواء ہے، اس حوالے سے کہ اس کا عام شخص سے تعلق ہے اور اس حوالے سے گورنمنٹ نے بڑی اس کی میڈیا پر بھی Publicity کی ہے اور بڑی کوشش کی ہے، EVM کی بریفنگ وغیرہ بھی دی ہے لیکن عوام ابھی تک

اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ پہلی بات ہے کہ عوام سمجھ بھی نہیں سکے ابھی تک، اور جب جس ملک Literacy rate ہی اتنا نہیں ہے، تعلیم ہی نہیں ہے، Educate کرنے کی ضرورت ہے تو اس کے بعد جہاں الیکٹرانک سسٹم ہوگا تو لوگ اس کو استعمال کر سکیں گے، پہلے تو تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہیئے کہ یہ سسٹم جو ہے کوئی بھی آپ Introduce کرائیں اور اس کے لئے قوم کو Educate بھی کیا جائے، پھر وہ استعمال جو عام شخص کرے گا، اب ووٹ دینا ہر شخص کا حق بنتا ہے، اب اگر اس کے استعمال ہی کا طریقہ نہیں ہوگا تو پھر وہ ووٹ کس طریقے سے صحیح استعمال کر سکتا ہے؟ دوسری بات ہے کہ بد قسمتی سے اس حکومت کی نیت میں کچھ فرق ہے، یا کوئی بھی کام یہ سٹارٹ کرتے ہیں، اس کو Controversial بناتے ہیں، کوئی کام اگر یہ سٹارٹ کرتے ہیں، شاید ان کا مقصد ہی کوئی اور ہوتا ہے، پہلے ہی سے اس کا اظہار ہو جاتا ہے کہ یہ کس مقصد کے لئے کر رہے ہیں، حالانکہ اس سلسلے میں پچھلی حکومت، ہمارے دور میں بھی اس پر کام ہوا ہے اور یہ تجویز اس وقت آئی تھی جس وقت ابھی میڈم نعیمہ کشور صاحبہ نے بات کی ہے، اس وقت باقاعدہ کمیٹی بنی اور الیکشن اصلاحات کے لئے کافی کام بھی ہوا، اس میں اس کا بھی ذکر ہوا، تفصیل بھی ہوئی لیکن اس طرح جو عجلت میں جس طرح ابھی کر رہے ہیں اور وفاقی وزراء عجیب عجیب بیان دے رہے ہیں اور جس طریقے سے انہوں نے الیکشن کمیشن پر جو الزام لگائے ہیں اور پھر جو الفاظ استعمال کئے ہیں تو میں تو مناسب نہیں سمجھتا کہ اس ہاؤس میں ایک الیکٹڈ آدمی بھی اس طرح الفاظ استعمال کرے، تاہم میں تو ان کے جو الفاظ تھے یا جو الزام تھے، ان کی مذمت کرتا ہوں، الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے اور آزاد رہنا چاہیئے اور اس لئے آزاد رہنا چاہیئے کہ ہر شخص کو ہر پارٹی کو اس پر اعتماد ہونا چاہیئے، ایک طرف اصلاحات کی ہم بات کرتے ہیں کہ جی Fair and free elections ہوں، بالکل یہ ضروری ہے، ہر پارٹی بھی چاہتی ہے، ہر شخص بھی چاہتا ہے لیکن ماضی میں جو کچھ ہوا ہے، اس سے تو کوئی بھی مطمئن نہیں ہوا، کوئی بھی الیکشن ہوتا ہے، اس کے بعد اس پر اعتراضات ضرور ہوتے ہیں، پچھلے الیکشن میں RTS کی جو بات کی ہے، جو بھی رزلٹ ہوا ہے RTS down کر کے اس کے بعد اس کو تبدیل کر دیا گیا ہے، بالکل حقیقت ہے، کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا، اب جو EVM کے ذریعے جو سسٹم یہ لا رہے ہیں، اس سے تو پہلے عام شخص کی زبان پر یہ بات ہے کہ یہ Election rigging کرنے کے لئے پہلے سے تیاریاں ہو رہی ہیں، پہلے سے یعنی یہ حکومت یہ تیاری کر رہی ہے، عجلت میں کر رہی ہے، جلد بازی میں کر رہی ہے، اس وجہ سے کر رہی ہے کہ ہم دوبارہ الیکشن اس طریقے سے، پہلے تو RTS down کر کے انہوں نے جیت لیا، اب یہ طریقہ اختیار کیا

جا رہا ہے، بہر حال یہ عام لوگ جو اس حوالے سے بات کر رہے ہیں، اگر جو الیکٹرانک سسٹم کو Introduce کرانا ہے تو اس کے لئے جلد بازی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر اپنے وسائل بھی دیکھنے چاہئیں، اس وقت اگر ساٹھ ارب ستر ارب روپے صرف اس پر خرچ کئے جائیں تو ملک کی باقی جو لوگوں کی جو صورتحال، مہنگائی کتنی ہے، چینی آٹا روز بروز مہنگا ہو رہا ہے، لوگوں کو عام وہ جو روزمرہ کی چیزیں وہ استعمال کرنے کی طاقت نہیں ہے، اس کے لئے سبسڈی دی جائے اور دوسرے علاقوں میں ڈیویلپمنٹ کے کام بند ہیں، اب جو آپ نے میرا خیال ہے، مجھے پتہ نہیں گورنمنٹ پارٹی کے لوگوں کے جو کام ہوں ہوتے ہوں گے لیکن ہمیں اپوزیشن کو کچھ تھوڑا پچھلے سال میں فنڈ دیا تھا، وہ صرف جو Allocation تھی اس میں Thirty percent بھی ریلیز نہیں ہوا اور کام بھی لوگوں کے نہیں ہوئے، اب release سڑکوں کی بری حالت ہے، باقی سکول جگہ جگہ نہیں بن سکے، اس کے ساتھ لوگوں کے روزمرہ صاف پانی پینے کا جو انتظام نہیں ہو سکا، ان چیزوں کو ترجیح دینی چاہیئے تھی یا ایسی چیز جو کہ صرف اور صرف میرا خیال ہے ایک توجہ ہٹانے کے لئے، یہ عوام کی توجہ دوسری طرف مبذول کرانے کے لئے یہ ایک ایشو بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور اس پہ جو الیکشن کمیشن کا کام ہے وہ جو حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے، الیکشن کمیشن نے جو تجاویز دی ہیں ان کو انہوں نے مسترد کر دیا ہے، حالانکہ یہ الیکشن آئینی طور پر الیکشن کمیشن کا حق بنتا ہے اور اس میں اگر یہ جتنی بھی تجاویزیں دیتے ہیں، وہ اس پر غور کرے الیکشن کمیشن اور باقی عوام سے بھی وہ تجاویز لے سکتا ہے الیکشن کمیشن، پھر اگر وہ اس پر اتفاق کرے، اس پر آگے بڑھنا چاہیئے لیکن ابھی جس طرح میرے دوستوں نے بات کی ہے کہ اس کے پیچھے بہت سارے اور مقاصد ہیں، اتنی مشینیں بنائیں گے، شاید کسی کا کوئی ذاتی بزنس بھی چل سکے گا جو اس طریقے سے یعنی وہ اپنے لئے جو مشینیں وغیرہ بنا کر ایک دفعہ دو الیکشن کے لئے اگر استعمال ہو گی، اس کے بعد اور مشینوں کی ضرورت ہو گی، ایک انڈسٹری اس طریقے سے چل سکے گی لیکن کسی ایک شخص کو، کسی ایک گروپ کو فائدہ دینے کے لئے تو نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی کیونکہ سب سے بڑی بات سر، جس ادارے پر الزام لگایا جاتا ہے، اسی سے کل الیکشن کس طریقے سے کرائیں گے؟ سب سے بڑا ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ یہاں ہم اپنے آئینی اداروں پر اعتراض کر کے اور پھر انہی کو کہتے ہیں آپ کام کریں، اسی کو Controversial پہلے ہی سے بنا دیا جاتا ہے، کون اعتماد کر سکتا ہے؟ نہیں اعتماد کیا، الیکشن کمیشن ایک خود مختار ادارہ، اس کو جو اختیارات آئینی ملے ان کو استعمال کرنے دیئے جائیں، ان کو تو کہتے ہیں، کبھی پارٹی کا الزام لگا دیا جاتا ہے، کبھی کہتا ہے ان کو، آپ

استعفیٰ دے دیں، کبھی ان کو کہتے ہیں جی آپ جو اس قابل ہی نہیں ہیں، کبھی ان کی تعریف بھی کی جاتی ہے، اس حکومت کی یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ ذمہ دار لوگ، ان کے لیڈر، میں نام نہیں لیتا، ان کو پتہ ہے، ساری دنیا ان کو جانتی ہے، انہوں نے اس الیکشن کمیشن اور الیکشن چیف الیکشن کمشنر کی تعریف کی ہے کہ بڑا اچھا آدمی ہے لیکن اب اس حکومت کو جو منسٹرز اٹھ کر یہ بات کرتے ہیں کہ یہ جو جانبداری کر رہے ہیں اور انہوں نے، مطلب بڑا شوق ہے تو استعفیٰ دے کر یہ آجائیں، سیاست کریں اور کہتے ہیں، اس ادارے کو آگ لگا دو، بڑی عجیب سی بات لگتی ہے، اس ادارے کو جس ادارے کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس سسٹم کو صحیح چلانے کے لئے وہ اپنی ایک آزاد ماحول میں ذمہ داری پوری کرے، اس وقت بنیاد ہی ختم کر دو، اس کا مقصد ہے جمہوریت ہی کو ختم کر دو، اب جمہوریت کو ختم کیا جاتا ہے تو ان اسمبلیوں کی کیا ضرورت پڑ گئی، پھر سینیٹ اور قومی اسمبلی کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ اب ان ساری چیزوں کے جو سارے ہمارے حالات و واقعات ہمارے سامنے ہیں، کوئی اس طرح راکٹ سائنس کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے سامنے ہمارے جو اس ملک کے عوام کی مزاج کے مطابق اور ان کی سمجھ اور ان کی تعلیم کے مطابق سسٹم اختیار کیا جائے جس سے کہ ملک کو بھی ترقی ہو سکے، عوام کو بھی مطمئن کیا جا سکیں، سیاسی پارٹیوں کو بھی On board کیا جا سکے اور جتنے بھی Stake holders ہیں وہ اپنی رائے دے سکیں، اس پہ عمل کیا جا سکے۔ ایک شوشا جو چھوڑا ہے جی، کہ جتنے ہمارے Foreigner ہیں، جو تارکین وطن ہیں، ان کو ووٹ کا حق مل سکے، یہ تو پہلے بھی کیا تھا، آئینی حق بھی کوئی روک سکتا ہے ان کا، لیکن پروسیجر کی بات کی جاتی ہے، پروسیجر اس سے یہ اندازہ لگ رہا ہے، یہ صرف اور صرف ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ایک سیاسی نعرہ لگایا جاتا ہے کہ جی آئندہ الیکشن آئے گا تو یہ جتنے لوگ باہر سے ہمیں ووٹ دیں گے، لیکن یہ سمجھ لیں جناب چیئرمین، میں ذرا اس پر مختصر ہی کرتا ہوں، لمبی چوڑی بات اس لئے نہیں کرتے کہ سب کو پتہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سردار صاحب، نماز قضا ہو جائے گی، عصر کی، چونکہ Respond بھی کرنا ہو گا۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جی ہاں، بالکل نماز کے لئے ان شاء اللہ بالکل بات ختم کرتا ہوں۔ تو یہ اچھے طریقے سے ہمیں علم ہے اور یہ گورنمنٹ بھی اچھی طرح سمجھتی ہے کہ یہ انہوں نے کرنا نہیں ہے، صرف اس کو متنازعہ بنا کر، اور جو ہمدردیاں اپنے آئندہ الیکشن کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ، لوگوں کو اچھی طرح، اچھی طرح علم ہے، ابھی کنٹونمنٹ کے الیکشنز ہوئے، دیکھیں اس کا کیا رزلٹ آیا؟ ابھی آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ لوگ کیا سوچ رہے ہیں، ابھی بھی اگر Fair and free elections ہوں، آپ دیکھ لیں

گے، رزلٹ کیا ہوتا ہے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ سسٹم اس طریقے سے بنایا جائے کہ کوئی جانبداری بھی نہ ہو، کوئی الزام بھی نہ لگے اور ہر شخص کو جو آزادی سے اپنا حق استعمال کرنے کی اجازت ہو اور Free election ہو، Fair ہو، جو بھی رزلٹ ہے اس کے نتیجے میں جو حکومت بنے گی، وہ الیکٹڈ گورنمنٹ ہو گی، وہ جمہوری حکومت ہو گی، اس کو صحیح طریقے سے اس ملک کے مسائل کے حل کرنے کے لئے اس کے پاس پروگرام بھی ہو سکتا ہے، منشور بھی ہو سکتا ہے، اس تحریک انصاف کی حکومت میں وہ آپ کے سامنے ہے، ابھی لوگ کوئی بھی مطمئن نہیں، چاہے جتنے بھی سسٹم آپ لائیں، جس طریقے سے کریں گے، جو بھی آپ کریں گے، کوئی اعتماد نہیں، یہ یہاں پر ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی دل سے یہی سمجھتے ہیں اور یہی رائے ہے کیونکہ حقیقت سامنے آ چکی ہے، ابھی تو تین سال گزر گئے، ہر چیز سامنے آ گئی ہے، جو بھی ہوا اس ملک کے ساتھ، وہ تو علیحدہ ایک مسئلہ ہے، جو فارن پالیسی، داخلہ پالیسی، لیکن اس وقت ایک چیز کو اگر یہ ٹھیک کر لیں، میں سمجھتا ہوں، ان کا بہت بڑا کام ہو گا Fair & free election کی یہ ضمانت دے دیں تب ہی جا کر کم از کم اس پارٹی کو لوگ آئندہ یاد رکھیں کہ کم از کم ایک کام تو انہوں نے ٹھیک کیا ہے ناں۔ اگر اور نہیں کر سکتے، خدارا کم از کم یہ کام ٹھیک کر دیں تاکہ آئندہ کے لئے آپ کی پارٹی تو کچھ نہ کچھ وجود بھی رہ سکے لیکن اگر آپ یہ اس طرح جس طرح کہ RTS کے استعمال کر کے Down کر کے آپ اگر حکومت میں آ گئے آئندہ اس کا اور ایک طریقہ جو اگر آپ اختیار کرنا چاہیں گے تو اس سے نہ ملک کو فائدہ ہو گا، نہ جمہوریت کو فائدہ ہو گا، نہ عوام کو فائدہ ہو گا، عوام اور ملک اور جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے آپ الیکشن کمیشن پر اعتراض نہ کریں، آپ اس ادارے کو مضبوط کریں اور ان کی کسی بات پر شک نہ کریں، اس وجہ سے میں تو یہ کہوں گا کہ جو کچھ آپ کے وفاقی وزراء نے بیان دیا ہے، اس کو وہ واپس لینا چاہیئے اور اس کی پر زور ہم مذمت کرتے ہیں، وہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ وہ وہاں پر جس طریقے سے وزیر بھی رہ سکیں اور ملک کے ان اداروں کا تحفظ کر سکیں، تو ان کو بالکل اس بات پر سوچنا چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ اختیار ولی صاحب، آپ کے پارلیمانی لیڈر نے اپنا مؤقف پیش کر دیا، پارٹی کا، کیونکہ ٹائم بہت تھوڑا ہے، چھ بجے نماز قضا ہو جاتی ہے، وہ جواب بھی دے گا، اس میں بھی ٹائم لگے گا، چلیں Respond کر لیں، پھر آپ کر لیں اس کے بعد۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، دیکھیں یہ تقریباً ہر پاکستانی کی خواہش ہے کہ اس ملک کے اندر شفاف انتخابات

ہوں کیونکہ جب لوگ ووٹ دینے جاتے ہیں اور اگلے دن رزلٹ بدل جاتا ہے تو یہی لوگ ہوتے ہیں جب پھر تحریکیں چلاتے ہیں، جس ریفارم کی بات کی گئی کہ 2017 میں ریفارمز ہوئیں، 2018 میں انہی ریفارمز کے تحت الیکشنز ہوئے، الیکشن کے بعد وہی اپوزیشن جو ہے انہوں نے تحریک چلائی اس کے خلاف کہ جی الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے، تو جناب سپیکر، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ نظام ہے وہ فیل ہو چکا ہے اور اس کے لئے لازمی ہے کہ اس ملک کے اندر ایسی ایسی ریفارمز لائی جائیں، ایسا نظام اپنایا جائے جس کے ذریعے انتخابات شفاف طریقے سے ہوں، دھاندلی ختم ہو، جس میں پیسوں کی ریل پیل ختم ہو اور Genuine لوگ اسمبلیوں میں آئیں جناب سپیکر، جن کو عوام منتخب کریں وہ لوگ اسمبلیوں میں آئیں۔ یہ بات اب کب سے نہیں کر رہے، یہ تو میرے خیال سے جب بھی الیکشنز ہوئے ہیں 72-1971 کے الیکشن کے بعد جب بھی انتخابات ہوئے ہیں جناب سپیکر، اس کے خلاف پھر لوگ سڑکوں پہ نکلے، تو یہ سسٹم کون ٹھیک کرے گا؟ یہ کہتے ہیں جلد بازی میں، تین سال ہمارے ہو گئے ہیں تو تین سال بعد کیا جو ہم نے جتنا دماغ بنایا ہے، جتنی اس کی سٹڈی کی، جتنی محنت کی، کیا ہم اپنے سب سے پہلے پارلیمنٹیرین کو آگاہ نہ کریں، یہاں پہ مشینیں لا کر بتائی گئی کہ جی الیکٹرانک ووٹنگ کیسے ہوتی ہے؟ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ جی لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گی، آج موبائل ہر ایک کے ہاتھ میں ہے، پہاڑوں کے سروں پہ آپ جائیں، لوگ موبائل کا استعمال سمجھتے ہیں اور یہ تو دیکھیں، اگر ہم یہی خوف لوگوں کے اندر ڈالیں کہ جی اس پہ نہ آئیں تو پھر تو یہی ہوگا، پھر دھاندلی ہوگی اور پیسوں کے زور پہ لوگ الیکشن بھی لڑیں گے اور جو Genuine لوگ ہیں، جو انجنیئرز ہیں، ڈاکٹرز ہیں، جو پروفیسرز ہیں، جو اس ملک کے لئے خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ الیکشن سے دور رہیں گے، وہی لوگ آئیں گے جو ہم دعوی کرتے ہیں کہ جی پیسے ہیں، پیسے ہیں، تو جناب سپیکر، یہ ایک ایسا سسٹم ہے جو ہر کوئی ڈسکس تو کرتا ہے لیکن اس کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے، اس لئے تیار نہیں ہوتا ہے کہ اس پہ Fair and free election کی بات آتی ہے تو جو پارٹیاں جس طرح عادت ان کو پڑ گئی ہے، یہ کیوں ایک طرف تو یہ الیکشن کمیشن یہ کہتے ہیں کہ جی ادارے کی طرف انگلی اٹھ رہی ہے، ادارے کی طرف انگلی نہیں اٹھ رہی ہے، الیکشن کمیشن از خود کوئی کام نہیں کر سکتا، وہ کوئی ترامیم نہیں لا سکتا، اس کو جو سسٹم بنا کر حکومت دے گی یا جو پارلیمنٹ دے گی، وہ سسٹم کو Implement کرے گا، اس کا کام یہ نہیں ہے کہ آپ اداروں کو کہیں کہ پارلیمنٹ کو کہیں کہ نہیں آپ یہ ریفارمز لے کر نہ آئیں، اس طرح کبھی ہوا نہیں ہے، اس ملک کے اندر بڑی بڑی تاریخیں رقم ہوئی ہیں، سپریم کورٹ کے اوپر حملے

ہوئے ہیں جناب سپیکر، اور ججز صاحبان کے خلاف باتیں ہوئی ہیں، تو یہ جو ہمیں یہ جو درس دیا جاتا ہے کہ جی اداروں کے خلاف بات نہ کی جائے، بالکل صحیح ہے، ہم تو اس سے اتفاق کرتے ہیں، ہمارا تو Motive ہے کہ ہم اداروں کو مضبوط کریں لیکن جناب سپیکر، اداروں کے اندر اگر کوئی بیٹھا ہے، اگر وہ کوئی Political motive اس کا ہوتا ہے تو اس پہ بات کرنے سے آپ کو کوئی روک نہیں سکتا، نہ آئین آپ کو روکتا ہے اس سے، ہاں ادارے ہمیں مضبوط کرنے ہیں، یہ پارلیمنٹ کا کام ہے، جب بھی ادارے مضبوط کرنے کی بات آتی ہے جناب سپیکر، یہ سارے ایک ہو جاتے ہیں، پھر اس کے خلاف باتیں شروع ہو جاتی ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ کہ یہاں کیا موجودہ سسٹم جو ہے ہمارا الیکشن کا، اس میں ایک عام غریب آدمی کیا وہ الیکشن کے لئے آ سکتا ہے سوائے تحریک انصاف کے ٹکٹ کے علاوہ کوئی بھی نہیں آ سکتا، اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب سپیکر، کہ ہمیں اب ان پارٹیوں کو میرے بھائیوں نے بڑی اچھی تقاریر بھی کیں کہ ہمیں جمہوریت لانی ہے پارٹیوں کے اندر، یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، جب تک پارٹیوں کے اندر جمہوریت نہیں ہو گی تو جو سیلیکشن ہو گی جناب سپیکر، وہ اسی طرح ہو گی، پھر بڑے بڑے لوگوں کی سلیکشن ہو گی، آج تک آپ مجھے بتائیں کونسا غریب آدمی جو بالکل جس کی چپل پھٹی ہوئی ہو اور وہ اسمبلی میں پہنچا ہو، میں اگر آپ کو دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ Fair election شروع کرائیں، اس طرح بہت سارے لوگ آپ کو اسمبلیوں میں نظر آئیں گے، آپ کی جمہوریت مضبوط ہو گی، میرا ایک سوال ہے، کیا کرپشن سے، کیا دھاندلی سے ہم حکومتیں بنائیں گے، ہم چھانگا مانگا کی سیاست کر کے حکومتیں بنائیں اس سے جمہوریت مضبوط ہو گی؟ جب تک آپ Fair, free election نہیں کرائیں گے اس ملک کے اندر جمہوریت کبھی مضبوط نہیں ہو گی جناب سپیکر، نہ ہی یہ ملک ترقی کر سکتا ہے، یہ ملک جن کا ہے، ان کو ان اسمبلیوں میں ہونا چاہیئے جو اس کے مالک ہیں، ان کو اس اسمبلی میں ہونا چاہیئے، جن کے سر میں درد ہو وہ لندن چلے جاتے ہیں، بیٹھ جاتے ہے علاج کے لئے اور وہ پاکستان ہی نہیں آنا چاہتے، ان کو کیا فکر ہے پاکستان کے نظام کی اور پاکستان کے اس کی، فکر تو ہمیں ہے، ہم جیسے لوگوں کو اس پاکستان میں جو لوگ رہ رہے ہیں ان کو ہے جن کے ساتھ کچھ پاکستان میں ہوا ان کو ہے، وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر ریفارمز لائیں۔ تو میرے خیال سے جناب سپیکر، یہ جو Struggle ہو رہی ہے، کوشش ہو رہی ہے، چاہے اپوزیشن کچھ بھی کر لے، میں Again کہوں گا جناب، ہم ان کو اعتماد میں لینا چاہتے ہیں، ہم نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے آ کر ووٹنگ مشین پہ صرف ہمیں بلا کر کہا کہ جی آج آپ Train ہو جائیں، آپ سب کو کہا،

ساری اسمبلی کو Train کیا جار ہا ہے، ان کو بتایا جار ہا ہے، یہ ہمارا کام ہے کہ ہم جا کر آگے اپنے حلقوں میں لوگوں کو بتائیں کہ یہ کیا سسٹم لے کر آ رہے ہیں؟ تو جناب سپیکر، میں Again عرض کروں گا اپنے تمام بھائیوں سے کہ اس کو متنازعہ اس لئے نہ بنائیں کہ اوورسیز پاکستانی جب بھی ہم باہر جاتے ہیں یہ تو کہہ رہے ہیں، بی بی نے کہا کہ ان کو ووٹ کا حق حاصل ہے، بالکل حق حاصل ہے، جب وہ پاکستان میں آ جائیں، جب وہ پاکستان سے باہر ہیں، کیا آپ کے ہر الیکشن کے لئے وہ سارے جو پاکستان اوورسیز ہیں، وہاں بیٹھے ہیں، کیا وہ بیچارے سارے پاکستان آئیں، وہ ووٹ دینے کے لئے آئیں؟ جناب سپیکر، کیوں نہ ہم ایسا سسٹم دے دیں، آج WhatsApp کے اوپر آپ پوری دنیا میں فری بات کر سکتے ہیں، پہلے یہ کوئی سوچ سکتا تھا کہ جی فری بھی بات ہو سکتی ہے، یورپ سے، اور پوری دنیا سے، آج آپ گھر میں بیٹھے ہوں، پہاڑ کے اوپر بیٹھے ہوں، اپنے بیٹے سے روزانہ بات کرتے ہیں سعودی عرب میں، اور اس کی تصویر آتی ہے، باقاعدہ وڈیو چلتی ہے، بڑے خوش ہیں لوگ، سر جی، اس سسٹم کے اوپر ایک دن جانا ہے ہم نے، دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی، ہمیں بتایا جار ہا ہے کہ جی وہ فلاں نے کہا ہے کہ وہ جی متنازعہ ہے لیکن آج بھی وہ اسی سسٹم کو اپنا رہے ہیں، دیکھیں غلطیاں انسانوں میں بھی ہو سکتی ہیں، مشینوں میں بھی سکتی ہیں لیکن اگر اس خوف سے ہم نہ جائیں کہ جی اس مشین میں غلطی آ سکتی ہے تو جناب سپیکر، پھر کیا ہو گا؟ پھر یہی ہو گا جو الیکشن میں ہر انتخابات میں لوگ مرتے ہیں، فائرنگ ہوتی ہے، جو زیادہ طاقتور لوگ ہوتے ہیں، جو پیسے والے ہوتے ہیں، جن کے پاس اسلحہ زیادہ ہوتا ہے، پھر یہی ہوتا ہے ناں، غریب بیچارے مرتے ہیں ورکر، کیا ہم ان کو اسی طرح مرنے دیں؟ تو جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کو پورا حق حاصل ہے، Remittances بھیجتے ہیں، آج ان کی جو ترسیلات زر ہیں، ان کی وجہ سے ہمارا ملک چل رہا ہے، نظام میں ان کی بہت بڑی Contribution ہے، وہ پاکستانی ہیں، چاہے وہ وہاں رہ رہے ہیں لیکن پاکستانی ہیں، ان کا دل دھڑکتا ہے کہ جی پاکستان میں کونسی حکومت آ رہی ہے، ان کو فکر لگی ہوتی ہے، آپ ان کو حق ہی نہیں دے رہے ہیں، ہر پارٹی کہتی ہے کہ جی ہم اوورسیز پاکستانیوں کے ساتھ ہیں لیکن کس طرح ہیں؟ جب سسٹم تو یہی ہو گا تب ہی ان کو ووٹ کا حق ملے گا۔ تو جناب سپیکر، یہ جو میرے اس پہ بڑے اعتراضات ہو رہے ہیں لیکن میں ان سے Again کہوں گا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو غیر جانبدار نہ ہی Role ادا کرنا پڑے گا اور وہ غیر جانبدار رہی ہو کر ہی اپنا جو سسٹم ہے اس کو بہتر کر سکتا ہے اور یہ پارلیمنٹیرین کی ذمہ داری ہے جناب سپیکر، کہ وہ اس میں بہتری لائیں۔ اب یہ بات کہنا کہ جی مشینیں خریدی جا رہی ہیں، اس

پہ سات ارب کا خرچہ آئے گا، میں کہتا ہوں سات سوارب آئے لیکن Genuine لوگوں کو اسمبلی میں آنا چاہیئے، اگر سات سوارب روپے یہاں اگر آپ حساب کتاب کریں جناب سپیکر، تو یہاں تو سالانہ ستر ستر سو ارب روپے غائب ہوئے ہیں پاکستان میں، آپ اس کا کیوں حساب نہیں مانگ رہے ہیں، آپ اس کا حساب کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ جب حساب مانگا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ جی انتقامی کارروائی ہو رہی ہے، تو جناب سپیکر، ان چیزوں کو ہم نے روکنا ہے، یہ کرپشن کو روکنا ہے، یہ جو سات سوارب سے ڈر رہے ہیں، سات ارب سے ڈر رہے ہیں، یہ جو اربوں روپے سیلکشن کے اندر لگتے ہیں، ان کو بھی ہم نے روکنا ہے، ہم نے اپنے سسٹم کو شفاف بنانا ہے، ہم نے پوری دنیا کو بتانا ہے کہ Genuine leadership آ گئی ہے، تو جناب سپیکر، میں Again اپنا Windup کرتا ہوں اپنے اس کو اور میں امید رکھتا ہوں جناب سپیکر، کہ One time investment ہو گی یہ اور اس میں چاہے وہ بائیو میٹرک ہو یا الیکٹرانک اس پہ ہو، ہمیں اس پہ جانا ہے، اس کے بغیر کوئی ہمارے پاس دوسرا چارہ نہیں ہے، ہم نے عوام کے اعتماد کو جیتنا ہے، جب تک ہم ایسا نظام لے کر نہیں آئیں گے جناب سپیکر، جس پر عوام کا اعتماد نہ ہو، وہ میں نہیں سمجھتا کہ ہم اس ملک میں کوئی ترقی کر سکتے ہیں یا اس ملک کو ترقی کی راہ پہ گامزن کر سکتے ہیں۔ بس میری یہی گزارشات تھیں جناب سپیکر، Rigging کو روکنا ہے تو ہمیں الیکٹرانک مشین پہ جانا ہو گا۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔ جی اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے مختصر دو چار باتیں کروں گا۔ یہ جو میرے بھائی محترم وزیر صاحب فرما رہے تھے، یہ اچھا بولے لیکن He spoke irrelevantly، میں اس کو اس طرح ثابت کرتا ہوں کہ جو EVM ہے، جس طرح میرے دیگر دوستوں نے کہا کہ اس کو جرمنی اور فلاں فلاں ملک نے Reject کر دیا، اس نے مسترد کر دیا، اس کے باوجود میں آپ کو یہ بتا دوں کہ اس EVM machine کو دس ڈالر کی ایک Chip کے ذریعے اگر آپ ایک بندے کو دس منٹ دے دیں وہ اس کو Hack کر سکتا ہے، پاکستان میں ہمیں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ انتخابی اصلاحات کی ہے، مشینیں خرید کر آپ نے ساٹھ، ستر یا سوارب روپے کا ایک نیا پروگرام بنایا ہے، جس طرح پہلے آپ نے میٹرو کو کاپی کیا، پشاور میں آپ نے بی آر ٹی شروع کیا اور آپ نے بولا تھا کہ ہم دس گیارہ ارب روپے میں بنائیں گے، وہ سوا ایک بیس ارب پہ پہنچ گیا، یہ ساٹھ ستر ارب روپے سے شروع ہو کر یہ اربوں اور کھربوں روپے تک پہنچ جائے گا۔ جس

ملک میں لوگوں کو روٹی نہیں ملتی، جہاں پہ مزدور اس چوک یادگار میں بے روزگار بیٹھا ہوا ہے، جہاں پہ مزدور سوئیکار نو چوک میں بے روزگار بیٹھا ہے جناب سپیکر، ایسے ملک کے لوگوں کی، (مداخلت)

آپ بیٹھ جائیں، مجھے پتہ ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس ملک کے سو ارب روپے مشینوں پہ لگا کر آپ کس طرف جانا چاہتے ہیں؟ ایسی مشین جس پہ یہ الزام بھی لگ چکا ہو کہ ایلفی کے ایک قطرے سے وہ Hack ہو سکتی ہے اور جناب سپیکر، مشینوں کی Authenticity اور Accuracy کہاں پہ رہی ہے؟ کیا آپ نے کیلکولیٹر کو خراب ہوتے نہیں دیکھا جہاں پہ آپ press "2" کرتے ہیں وہ "4" لکھ دیتا ہے، آپ نے اے ٹی ایم مشین کو نہیں دیکھا کہ اس کو Hack کیا جاتا ہے، آپ نے نہیں دیکھا کہ ہمارے ایف بی آر کو کتنی بار Hack کیا جا چکا ہے اور سب سے پہلی بات میں آپ کو بڑا جو میرا اعتراض ہے اس پہ جناب سپیکر، وہ یہ ہے کہ کسی بھی کوئی Electronic gadget جب آپ مارکیٹ میں لاتے ہیں، چاہے وہ موبائل فون ہو، کوئی گھڑی ہو، کوئی کیمرا ہو، کوئی فریج، کوئی اچھی چیز، کوئی پراڈکٹ آپ لاتے ہیں، سب سے پہلے اس کی ISO certification ہوتی ہے، جو مشین یہ لا رہے ہیں EVM، اس کی کوئی ISO certification نہیں ہے اور ایسی چیزوں کو مارکیٹ میں Launch کرنے سے پہلے اس کی Third party inspection ہوتی ہے، There is no third party inspection of EVM، اچھا اس کے اوپر اگر میں بات کروں تو جناب سپیکر، بجائے اس کے کہ آپ مشینیں لائیں اور اس میں دھاندلی کا نیا پروگرام بنائیں، جس طرح RTS بیٹھ گیا اسی طرح EVM بیٹھ جائے گا، اس پہ سب سے بڑا اعتراض ہمارا یہی ہے کہ لالٹین، شیر، تیر، پتنگ کسی پہ بھی آپ بٹن دبائیں گے وہاں سے ایک ووٹ شاید نکلے یا نہ نکلے، بلے پہ دبائیں گے تو اس سے دس بارہ ووٹ ایک ساتھ نکلیں گے۔ اس میں یہ Programming ہو سکتی ہے جناب سپیکر، بحثیت ایک پولیٹکل ورکر اور ایک کارکن سیاسی جماعت کا ہونے پہ میری تجویز یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ ہمیں دھاندلی کو Say No to Rigging، ہمیں اس کو Goodbye کہنا ہو گا، جب یہ لوگ دھاندلی اب تحریک انصاف کی تو اس کے خمیر میں ہی دھاندلی لکھی ہوئی ہے، انہوں نے تو سوچ ہی یہی رکھی ہو گی کہ اگلی بار کس طرح دھاندلی کر کے ہم نے آنا ہے کیونکہ ان کو ووٹ کسی نے دینا ہے نہیں، روٹی مہنگی ہو گئی، پٹرول مہنگا ہو گا، بجلی مہنگی ہو گی، گیس مہنگی ہو گی، ڈھائی کروڑ لوگ بے روزگار ہوں گے، ڈھائی کروڑ لوگ اپنے گھر سے بے گھر ہو جائیں گے، ان کو ووٹ کون دے گا؟ جن بھوت ہی دیں گے یا کوئی EVM جیسی مشین ہی آئے گی جو ان

کو پاس کرائے گی، انسانوں نے ان کو ووٹ دینا نہیں ہے، تو میری درخواست ان سے یہ ہے کہ Let decide it by the Election Commission of Pakistan کہ انہوں نے اگلا الیکشن کس طرح Conduct کرانا ہے اور آپ نے اگر کوئی ریفارمز لانے ہیں تو آپ پارلیمنٹ کے Through لائیں، اس اسمبلی کو استعمال کریں، یہاں سے تجاویز مانگیں، بلوچستان سے مانگیں، سندھ سے مانگیں، پنجاب سے مانگیں، وہاں سے آپ کے پاس تجاویز آئیں گی، نیشنل اسمبلی سے اس کو پاس کرائیں، Approve کرائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اختیار ولی صاحب، عصام بھی بات کرنا چاہے گا، ٹائم تھوڑا ہے۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: آپ کے پاس دو گھنٹے ہیں، اس پہ بات نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نماز کا ٹائم ہے۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: نہیں، نماز میں بھی ابھی ٹائم ہے جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے کہ آپ کو اندر رہونا پڑے گا اس سسٹم میں، آپ کو اور آپ کے تمام ساتھیوں کو۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کر دی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔ جی Count کرلیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: Quorum incomplete ہے، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب مسند نشین</u>: Counting کرلیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: Quorum incomplete دے او کسان نور ھم کم، اته کسان دی۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday, 4h October, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 4 اکتوبر 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)